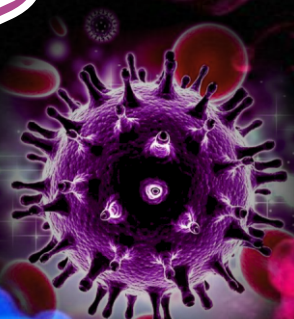

# کورونا اور لاک ڈاؤن

## احکام و مسائل


مرتب

مفتی فیاض احمد محمود برمارے حسینی

زیر نگرانی

مفتی رفیق محمد شفیع پور کردنی

زیر اہتمام

بحث و نظر فقہ شافعی کوکن انڈیا



ناشر

مکتبۃ النظیر یوکے

# کورونا اور لاک ڈاؤن... احکام و مسائل

مرتب

مفتی فیاض احمد محمود برمارے حسینی

زیر نگرانی

مفتی رفیق محمد شفیع پورکر مدنی

زیر اہتمام

بحث و نظر فقہ شافعی کوکن انڈیا

ناشر

مکتبۃ النظیر ۔ یوکے

-: جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں :-

## تفصیلات کتاب


| | | |
|---|---|---|
| نام کتاب | : | کورونااورلاک ڈاؤن...احکام ومسائل |
| مرتب | : | مفتی فیاض احمد محمود برمارے حسینی |
| سرورق وتزئین | : | مولانا ابراہیم عبداللہ ڈونگر کر رتناگری |
| طبع اول | : | ۱۴۴۲ھ.....۲۰۲۰ء |
| ناشر | : | مکتبۃ النظیر (یوکے) |
| تعداد | : | ۱۰۰۰ |
| صفحات | : | ۶۲ |


### *** رفقائے کار ***

☆مفتی عادل ہوڑیکر ☆مولانا داؤد ہرنیکر ☆مفتی اشفاق قاضی

☆مفتی فواد پٹیل ☆مفتی عاقب کوکاٹے ☆مفتی سلمان پٹیل

☆مفتی فرحان پٹیل ☆مفتی امین صحیح بولے ☆مفتی حسنین کھوت

☆مفتی فضیل قاضی ☆مفتی ریاض بھٹکلی ☆مفتی سعود مجاور

☆مفتی انس کیرلوی ☆مولوی فوزان مروڈکر ☆مولوی عاقب کور

☆مولوی سلمان غوری ☆مولوی سہیل منی پوری ☆مولوی تنظیم کیرلوی

☆مولوی رفاعی مدراسی ☆مولوی یونس منی پوری

# فہرست مضامین


| عناوین | | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| عرض مرتب | از: مفتی فیاض احمد محمود برمارے | 05 |
| مقدمہ | از: مفتی رفیق شفیع پورکرمدنی | 08 |
| پیش لفظ | از: مولانا خواجہ معین الدین اکرمی مدنی | 10 |
| تقریظ | از: مفتی نذیر کرجیکر صاحب | 13 |
| دعائیہ کلمات | از: مولانا داؤد صاحب مروڈکر | 15 |
| **پہلا باب**: کورونا سے متعلق احکام | | |
| کورونا وائرس کی بناء پر احتیاطی تدابیر کا حکم | | 17 |
| کورونا وائرس سے انتقال ہونے والے پر بغیر غسل کے نماز جنازہ | | 19 |
| کورونا وائرس سے انتقال شدہ کافر شخص کی تدفین | | 22 |
| کورونا وائرس کی میت کو غسل دینا ممکن نہ ہونے کی صورت میں پانی سے مسح | | 24 |
| کورونا وائرس کی بناء پر حفاظت کے لئے سینیٹائزر کا استعمال | | 25 |
| کورونا وائرس کی میت کو اسپتال کے غیر مسلم عملہ کا غسل دینا | | 27 |
| کورونا میت پر عمومی شرکت کی ممانعت کی بناء پر اپنے گھروں میں نماز غائبانہ | | 29 |
| کورونا کے مرض سے حفاظت کے لئے قنوت نازلہ | | 31 |
| کورونا کی وجہ سے مساجد میں فاصلہ کے ساتھ صف بندی | | 33 |

کورونا کی وجہ سے مرنے والے کوشہادت کا درجہ 35
کورونا میت کوغسل کے لئے قبر سے نکالنا 37

**دوسرا باب:** لاک ڈاؤن سے متعلق احکام

لاک ڈاؤن کے زمانہ میں نماز جمعہ کے بدلے ظہر کو باجماعت پڑھنا 40
لاک ڈاؤن کی بناء پر گھر میں مسجد کے امام کی لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ اقتداء 41
لاک ڈاؤن میں مسلسل تین جمعہ ترک کرنا 42
لاک ڈاؤن کی وجہ سے عید کی نماز گھر پر پڑھنا 44
لاک ڈاون میں قربانی کے بجائے اس کی قیمت فقراء پر خرچ کرنا 47
لاک ڈاون میں ایک امام کا دوجگہ نماز عید پڑھانا 49
لاک ڈاون میں نماز تراویح گھر میں ادا کرنا 51
لاک ڈاؤن میں حفاظ نہ ملنے پر غیر حفاظ کا تراویح پڑھانا 52
قرآن حفظ نہ ہونے کی وجہ سے تراویح میں مصحف میں دیکھ کر تلاوت کرنا 54
لاک ڈاؤن میں اپنی بیوی کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرنا 55
مرد حضرات، بچوں اور گھر کی عورتوں کا باجماعت نماز ادا کرنا 56
صرف نابالغ کے ساتھ جماعت بنانا 57
لاک ڈاؤن میں عورتوں کا آپس میں باجماعت نماز پڑھنا اور عورت کا امام بننا 59
لاک ڈاؤن میں اپنے گھر تنہا نماز تراویح ادا کرنا 60
فہرست مراجع 61

## عرض مرتب

مفتی فیاض احمد محمود برمارے
جامعہ ضیاء العلوم کنڈلور، کرناٹک

اسلام ایک ابدی مذہب ہے، اس میں مشکل سے مشکل ترین حالات کے لئے رہنمائی موجود ہے، اسلامی تاریخ میں جب بھی انسانی عقل سے ماوراء اور پیچیدہ مسائل پیدا ہوئے ہیں، فقہ اسلامی میں اس کا حل تلاش کیا گیا ہے اور اطمینان اور تسلی بخش جوابات سے سخت ترین اور نازک حالات میں آسانی اور سہولت پیدا کی گئی ہے، پچھلے چند مہینوں سے کورونا وائرس نے انسانی دنیا میں ایک کہرام برپا کردیا ہے، جس کی وحشت اور دہشت سے ہر کوئی متاثر ہوا ہے، جس کی وجہ سے سماجی، معاشرتی، طبی، تعلیمی بے شمار مسائل پیدا ہوئے ہیں، خصوصاً مساجد، عبادت وبندگی، تجہیز وتکفین کے سلسلہ میں مسلمانوں نے ایسی پیچیدگیوں اور پریشانیوں کا سامنا کیا ہے کہ اس سے قبل اس طرح کی صورت حال سے کبھی ادنی سا بھی واسطہ نہیں پڑا تھا، اس تعلق سے عوام الناس نے اپنے علاقہ کے مفتیان وعلماء کرام پر اعتماد کرتے ہوئے بہت سارے مسائل میں رجوع کیا تو ان حضرات نے انھیں قرآن وحدیث کی روشنی میں شریعت اور فقہ اسلامی کے مزاج کو سامنے رکھ کر بہترین رہبری ورہنمائی کی، جس سے بڑی حد تک پریشانی دور ہوگئی۔

کورونا وائرس کی بناء پر ہونے والا لاک ڈاؤن بہت سے لوگوں کے لئے اللہ تعالی کا ارشاد ''وعسی ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم'' کی صداقت اور اس کی عملی تفسیر کا سبب

بنا، لاک ڈاؤن کا تقریبا ساڑھے پانچ ماہ کا زمانہ مجھے جامعہ ضیاء العلوم کنڈلور، کرناٹک میں ہی گذارنا پڑا، اس دوران جہاں بہت سے اچھے کاموں کی اللہ تعالی نے توفیق دی ان میں تحقیقی کام بھی شامل ہیں، ابتدائی زمانہ میں لاک ڈاؤن میں مساجد کے بند ہونے کی بناء پر گھروں میں نماز، مضان المبارک میں تراویح اور عیدین کے مسائل، نیز کورونا مرض کی بناء پر ہونے والی اموات کے غسل وکفن، تدفین ونماز جنازہ کے متعدد اضطراری مسائل زیر بحث آئے، ان تمام مسائل کو اساتذہ کی نگرانی، مفتیان کے تعاون، اور بحث ونظر فقہ شافعی کے پلیٹ فارم سے فقہ شافعی کی روشنی میں تیار کرنے کی کوشش کی گئی اور ان مسائل واحکام کو نشر کیا گیا، جنھیں عوام کے ساتھ ساتھ اہل علم نے بھی قدر کی نگاہ سے دیکھا، چوں کہ یہ مسائل بیک وقت تیار نہیں کئے گئے تھے بلکہ مختلف اوقات میں زیر بحث آئے تھے، اس لئے یہ مسائل یکجا نہیں تھے، لیکن کچھ روز قبل استاذ محترم مفتی رفیق صاحب کے حکم پر ان مسائل کو ایک ساتھ جمع کر کے منظر عام پر لانے کی غرض سے کوشش شروع کی گئی، اللہ کا شکر ہے کہ اب یہ قیمتی اور تحقیقی وفقہی سوغات آپ کے آنکھوں کی ٹھنڈک بننے کی منتظر ہے۔

میں اس موقع پر اللہ تعالی کا شکر ادا کرتا ہوں اور اپنے جمیع اساتذہ، والدین، اہل خانہ اور محبت کرنے والوں کا مشکور ہوں کہ اللہ تعالی کی توفیق اور ان کی فکر ونظر، محنت ومشقت اور قربانی کی بدولت میرے لئے بہت سارے علمی کام آسان ہوجاتے ہیں، خاص طور پر علم حدیث وفقہ کے حسین امتزاج کے حامل، مادر علمی جامعہ حسینیہ عربیہ شریوردھن کے مسند حدیث کے وقار اور زینت شیخ الحدیث حضرت مولانا ابراہیم صاحب خطیب، جامعہ کے دارالافتاء کے ذمہ دار محبی ومشفقی مفتی نذیر احمد کرجیکر صاحب اور بحث ونظر فقہ شافعی کے روح رواں اور سرپرست مفتی رفیق پورکر صاحب مدنی ادام اللہ فیوضہم علینا کا جن کی توجہ وسرپرستی

کے نتیجہ میں ان نئے اور جدید مسائل کا حل آسان ہوتے رہا، اسی طرح ان مسائل کی تیاری میں متعلقہ عبارتوں کی تلاش وجستجو میں جن عزیزوں نے اپنا بھرپور تعاون پیش کیا وہ بھی قابل شکر ہیں، نیز وہ حضرات بھی جو ہر جواب کی تیاری کے بعد پابندی سے نظر ثانی کرتے رہے اور مفید قیمتی اصلاحات کی طرف رہنمائی کرتے رہے، اللہ تعالی ان تمام کو جزائے خیر عطا فرمائے، نیز جامعہ ضیاء العلوم کنڈکور اور اس کے ناظم حضرت مولانا عبیداللہ ابوبکر ندوی صاحب بہت زیادہ شکریہ کے مستحق ہیں جنھوں نے اس لاک ڈاون کے طویل زمانہ میں نہ صرف مجھے جامعہ میں قیام کی اجازت دی بلکہ تحقیق کے لئے کتب خانہ بھی حوالے کرر کھا اور ہر طرح کی سہولیات مہیا فرمائی، اللہ تعالی انھیں بھی خوب جزائے خیر عطا فرمائے۔

اخیر میں میں مولانا خواجہ معین الدین صاحب اکرمی ندوی مدنی استاذ جامعہ اسلامیہ بھٹکل اور مولانا داؤد صاحب مروڈ کر سابق استاذ جامعہ حسینیہ عربیہ شری وردھن کا مشکور ہوں کہ اول الذکر نے قیمتی مقدمہ لکھ کر اس کتاب کی اہمیت میں اضافہ فرمایا اور ثانی الذکر نے دعائیہ کلمات سے نوازا، نیز مکتبۃ النظیر یوکے اور اس کے سرپرست استاذ محترم حضرت مولانا عبدالسلام حجو صاحب دامت برکاتہم اور اس کے جنرل سکریٹری مفتی داؤد ہرنیکر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ان حضرات نے اس رسالہ کی تیاری اور اس کی ترتیب وتزئین کی ذمہ داری لے کر بڑی راحت پہچانے کا کام کیا، نیز عزیزم مفتی عاقب کوکاٹے اور مولوی فوزان مروڈ کر کا کہ ان دونوں کا بھی تعاون حاصل رہا، اسی طرح کوکن کے ایک سپوت، جامعہ ضیاء العلوم کنڈلور کے مایہ ناز استاذ اور میرے رفیق مولانا ابراہیم صاحب ڈونگر کر رتنا گری کا بھی مشکور ہوں، جن کے بغیر یہ ترتیب آسان ہوتے دکھائی نہیں دیتی، اللہ تعالی ان جمیع حضرات کو اس کا بھرپور بدلہ عطا فرمائے۔

# مقدمہ

مفتی رفیق شفیع پورکرمدنی

استاذ حدیث وفقہ جامعہ حسینیہ عربیہ شریوردھن

۲۰۱۸ء میں اللہ تعالی کی توفیق سے جامعہ حسینیہ عربیہ شریوردھن اورعلاقہ میں دیگر اداروں سے تربیت یافتہ مفتیان کرام کوفکری وفقہی اجتماعیت کی خاطر ایک واٹس ایپ گروپ بنام ''مفتیان شوافع'' تشکیل دینے کی سعادت نصیب ہوئی،اس گروپ سے کسی بھی مسئلہ کواتفاق رائے سے عوام کے سامنے پیش کرنے کے ساتھ ساتھ ایک اچھے اور بہتر انداز میں سوال وجواب کی شکل میں ترتیب دے کراسے محفوظ رکھنامقصودتھا،اسی کے پیش نظرشروع دن سے ہی اس بات کی کوشش کی گئی کہ عوام کی طرف سے پیش آنے والے مسائل کوقرآن وحدیث کی روشنی اورفقہاءشوافع کی آراءواجتہادات کوسامنے رکھ کرتیارکیا جائے،اللہ کا شکرواحسان ہے کہ یہ گروپ اپنے مقاصد میں امید سے زیادہ کامیاب رہاہے،سب سے زیادہ شکرکی بات یہ ہے کہ اب تک اس گروپ کی مکمل کارکردگی خالص فقہی منہج ومزاج کے مطابق جاری رہی،یہی وجہ ہے کہ اس گروپ کوجامعہ کے اکابراساتذہ خصوصاحضرت مولانا امان اللہ صاحب نوراللہ مرقدہ (مہتمم جامعہ حسینیہ عربیہ شریوردھن) شیخ الحدیث حضرت مولانا ابراہیم صاحب دامت برکاتہم ،مفتی نذیرکرجیکرصاحب عمت فیوضہم کا اعتمادحاصل رہا،ان بزرگوں کی توجہات ودعاؤں اورمفتیان کی محنت کے نتیجہ میں ان ڈھائی سال میں تقریبا۳۰۰/ جوابات منظرعام پرآچکے ہیں۔

کورونا وائرس اور لاک ڈاؤن کے زمانہ میں اس گروپ کی اہمیت میں ناقابل

یقین اضافہ ہوا، اس لئے کہ ان حالات میں جس نوعیت کے مسائل پیدا ہوئے، ان مسائل میں سے بعض کے تعلق سے کبھی ذہن میں ہلکا سا شائبہ بھی پیدا نہیں ہوا تھا، لیکن اللہ تعالی جزائے خیر دے اس گروپ میں موجود مفتیان کرام کو اور خصوصا ان مفتیان کو جن کے غور وفکر، دلائل وعبارتوں سے درست مسائل کے استنباط واستخراج کی بناء پر مشکل سے مشکل ترین سوال کا جواب تیار ہوجاتا تھا، اللہ تعالی پوری امت کی طرف سے ہمارے ان فقہاء کرام کو جزائے خیر دے جنھوں نے قیامت تک آنے والے جدید سے جدید مسائل کا حل پہلے ہی کتب فقہ میں جمع فرمایا ہے، اس گروپ سے حل شدہ مسائل کو یکجا کرنے کے سلسلہ میں بعض احباب کا اصرار ہوتے رہا ہے، لیکن وہ ایک وقت طلب کام ہے، البتہ نمونہ کے طور پر لاک ڈاؤن اور کورونا کے متعلق مسائل کو یکجا کر کے ایک کتابچہ کی شکل دینے کا داعیہ پیدا ہوا اور اس کام کی ذمہ داری عزیزم مفتی فیاض احمد محمود برمارے کو دے دی، چوں کہ وہ ابتداء ہی سے اس گروپ میں ہمارے خصوصی معاون اور مسائل کے مرتب رہے ہیں، نیز لاک ڈاون کے زمانہ میں ان مسائل کو تیار کرنے میں انھوں نے اپنے شاگردوں اور دوستوں کے تعاون سے اہم کردار ادا کیا ہے، انھوں نے اس ذمہ داری کو بحسن خوبی انجام دیتے ہوئے ان مسائل کو اچھی ترتیب کے ساتھ منظر عام پر لانے کی کوشش کی ہے، اللہ تعالی ان کی اس محنت کو قبول فرمائے اور ان کے ساتھ ان کے معاونین کی محنت کو قبول فرمائے، مجھے امید ہے کہ ان کی یہ کوشش عوام کے ساتھ اہل علم کے لئے بھی مفید اور سودمند ہوگی، اور قدر کی نگاہ سے دیکھی جائے گی۔

# پیش لفظ

مولانا خواجہ معین الدین اکرمی مدنی
استاذ حدیث وفقہ جامعہ اسلامیہ بھٹکل

تمام تر تعریف اللہ رب العزت کے لئے زیبا ہے، درود وسلام ہو آقائے دو جہاں معلم انسانیت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کی ذات پر اس کائنات میں بسنے والوں کی خاطر دین اسلام کو مکمل کیا گیا۔

اللہ کا بے انتہاء شکر واحسان ہے اور محض اسی کا فضل ہے کہ اس نے ہم سبھوں کو اسلام کی عظیم ترین نعمت لازوال سے بہرہ ور فرمایا۔

درحقیقت اسلام ایک ایسا مکمل، دائمی اور ابدی دین ہے کہ جس دین کو نہ صرف مکمل کرنے کی خوشخبری سے آگاہ کیا گیا بلکہ اس دین پر عمل کرنے والوں سے راضی ہونے کا مژدہ جانفزا سناتے ہوئے دوسرے مذاہب وادیان کو اختیار کرنے پر اس کے مردود ہونے سے ڈرایا گیا ''**ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه وهو فی الآخرة من الخاسرین**''

اللہ کا یہ دین اس قدر کامل اور مکمل ہے کہ اس دین میں مشکل سے مشکل وقت میں پیش آنے والے مسائل کا پورا حل موجود ہے، یہ دین ہر زمانہ اور ہر وقت اور دنیا کی تمام ترقیوں میں نہ صرف ساتھ دیتا ہے، بلکہ ہر وقت رہنما بن کر پیاسوں کی تشنگی کو دور کرتے ہوئے ان کو مکمل سیرابی عطا کرتا ہے اور اپنے ماننے والوں کی ایسی رہنمائی کرتا ہے کہ ان کو اس پر عمل کرتے ہوئے سکون قلب مہیا ہوتا ہے۔

تاریخ میں جب کبھی بھی ایسا موقع پیش آیا جس وقت محض انسانی عقلوں سے کام نہ بن سکا تو پیش آمدہ پیچیدہ سے پیچیدہ مسائل اور نازک ترین اور نہایت سخت حالات میں اسلامی شریعت کے اندر ان کا نہ صرف حل ملا، بلکہ پیش آمدہ مسائل میں نہایت آسانی اور سہولت سے ان مسائل کا حل نظر آیا، یہ درحقیقت اس دین حنیف کی سچائی اور اس کے ابدی ہونے کی مضبوط ترین دلیل ہے۔

موجودہ حالات میں بنی نوع انساں پر کورونا وائرس اور اس کے نتیجہ میں لاک ڈاؤن کی وجہ سے جن مسائل نے جنم لیا بالخصوص اہل اسلام کو اپنے مذہبی عقائد واحکام کے مطابق زندگی گذارنے کے لئے جو مسائل پیش آئے، امت کے علماء نے فقہ اسلامی کے ذریعہ ان مسائل کا حل بتایا اور امت مسلمہ کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیا، لطف کی بات یہ ہے کہ ان تمام مسائل کا حل آج سے سینکڑوں سال پہلے تألیف کی گئی فقہ اسلامی کی کتابوں میں پوری طرح موجود تھا، اللہ تعالی ان تمام علماء محدثین، مفسرین اور فقہاء کو امت کی طرف سے عظیم اجر اور بدلہ عطا فرمائے، جنھوں نے قرآن وحدیث کو سامنے رکھ کر ایسے ایسے مسائل کا استنباط کیا، جو ان فقہاء کے زمانہ میں تو شاید پیش نہ آئے، مگر آئندہ پیش آنے والے مسائل تک کو بیان فرمایا۔

زیر نظر کتابچہ کو ہمارے فاضل دوست مولانا مفتی محمد فیاض برمارے حسینی حفظہ اللہ نے ترتیب دیا ہے، مولانا کو فقہ کے ساتھ نہ صرف دلچسپی ہے بلکہ وہ کئی سالوں سے ہمارے دوست مولانا عبید اللہ صاحب کنڈلوری ندوی کی قیادت میں افتاء کرنے والے طلبہ کی پوری دلجمعی کے ساتھ رہنمائی اور سرپرستی کرتے آرہے ہیں، یہ کتاب موجودہ کورونا کی وبا اور لاک ڈاؤن سے جنم لینے والے مسائل کا حل ہے، فاضل مصنف نے ان پیش آئے تمام

مسائل کا حل قدیم فقہاء کی کتابوں سے تلاش کر کے نکالا ہے، موصوف کی یہ کوشش اور کاوش وقت کی ضرورت ہے اس سے نہ صرف ان پیش آمدہ مسائل کا حل معلوم ہوگا، بلکہ فقہ اسلامی کی گہرائی و گیرائی کو بھی جاننا ممکن ہوگا، موصوف نے ان مسائل کے حل کے وقت اگرچہ بعض مسائل میں حسن ظن کی بنا پر مجھ سے رابطہ بھی کیا اور اپنی کاوش سے مطلع کیا بلکہ اس سے بڑھ کر مجھ ناچیز کو اپنی اس کتاب پر کچھ سطور تحریر کرنے کے لئے برابر اصرار کرتے رہے، حالانکہ راقم کو اپنی کم مائیگی اور کم علمی کا پورا احساس ہے، یہ محض مولانا موصوف کا میرے ساتھ حسن ظن ہے کہ وہ مجھے اس لائق سمجھتے ہیں، اللہ تعالی ان کے اس حسن ظن کو قائم رکھے اور ان کو اس کا بہترین بدلہ اور صلہ عطا فرمائے، آمین

اس وقت جس طرح سے مسائل کے حل کے ذریعہ انہوں نے امت کی خدمت کی ہے اللہ تعالی ان کو اس کا شایان شان بدلہ عطا فرمائے اور اس کتاب کو نافع بنائے، موصوف مصنف اور ہم سبھوں سے اپنی رضا و خوشنودی کے کام لے، آمین

خواجہ معین الدین اکرمی مدنی عفی عنہ

۲۹/۱۲/۱۴۴۱ھ

# تقریظ

مفتی نذیر کرجیکر صاحب

صدر مفتی جامعہ حسینیہ عربیہ شریوردھن

اللہ تعالی جسے فقہی ذوق عطا کرتے ہیں اس کے لئے قرآن وحدیث کی روح تک رسائی اور کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آفاقیت کو ثابت کرنے کے لئے بڑی مدد ملتی ہے، اس لئے کہ قرآن وحدیث قیامت تک کے لئے ایک گائیڈ ورہنما ہے، اور اس کی روشنی میں انسانیت اور خصوصا اہل ایمان کے اعتقادی، معاشی، سماجی، طبی مسائل کا حل فقہ اسلامی پیش کرتا ہے، ظاہر ہے اس حل کو پیش کرنے کے لئے فقہی ذوق کے حاملین کی ضرورت ہے جن کی نظر قرآن وحدیث پر ہونے کے ساتھ ساتھ انھیں فقہ اسلامی سے بھی گہرا ربط ہو، ایسے افراد کے سامنے کتنے ہی مشکل اور جدید مسائل پیش آئیں وہ مزاج شریعت، مقاصد شریعت اور فقہی بصیرت کے ساتھ ان مسائل کو حل کردیتے ہیں۔

کورونا اور لاک ڈاؤن کے موقع پر بعض پیچیدہ مسائل پیدا ہوئے تھے، لیکن فقہاء کی دوراندیشی اور مقاصد شریعت کی سمجھ بوجھ کی بناء پر ان کی کتابوں میں ان مسائل کا حل سالہا سال سے موجود تھا، البتہ ان مسائل کے پیش آنے پر ہمارے بعض عزیزوں اور شاگردوں نے فقہاء کی ان کتابوں سے مسائل کو اخذ کیا اور حسن ترتیب کے ساتھ پیش کرنے کی کوشش کی، اس قافلہ کے سالار کی حیثیت سے میرے بیٹے مفتی فیاض احمد برمارے حسینی خدمت انجام دے رہے تھے، جو طالب علمی کے زمانہ سے ہی میرے زیر تربیت رہے اور اس قدر مجھ سے قریب رہے کہ وہ میرے گھر ہی نہیں بلکہ ہمارے

خاندان کے ایک فرد بن گئے تھے، نیز تعلیم کے بعد جامعہ ضیاء العلوم کنڈلور میں پندرہ سالہ تدریسی خدمات کے دوران بھی برابر رابطہ میں رہے، جس کے نتیجہ میں اللہ تعالی نے انھیں فقہی ذوق عطا فرمایا ہے اور فقہی کاموں کی سعادت بھی نصیب فرمائی ہے، اس وقت انھوں نے کورونا اور لاک ڈاؤن کے متعلق ایک مختصر سا مواد جمع کیا ہے، جس میں ان کی محنت کے ساتھ ان کے شاگردوں، دوستوں، نیز محب مکرم مولانا عبید اللہ ابوبکر ندوی صاحب کا بھی بڑا دخل ہے، ان مسائل میں کئی مرتبہ بندہ سے رجوع کیا گیا تھا اور تائید حاصل کی گئی تھی، اسی مناسبت سے عزیزم مفتی فیاض احمد برمارے نے کچھ سطور لکھنے کی فرمائش کی، مجھے خوشی ہے کہ جامعہ حسینیہ عربیہ شریورھن کے ایک فرزند دیگر فرزندان کے ساتھ مل کر وقتا فوقتا مختصر ومطول اپنی علمی وتحقیقی خدمات منظر عام پر لانے کی کوشش کر رہے ہیں، انھیں میں سے ایک ''کورونا اور لاک ڈاون...احکام ومسائل'' کے نام سے ایک مختصر لیکن ضروری کتابچہ منظر عام پر آرہا ہے، میں اس موقع پر مرتب کے ساتھ ان کے معاونین اور مفتی رفیق صاحب اور مولانا عبید اللہ صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعاء کرتا ہوں کہ اللہ تعالی اس کے نفع کو عام فرمائے اور اسے شرف قبولیت سے نوازے، ساتھ ہی مکتبۃ النظیر یو کے اور میرے بھانجہ مفتی داود ہرنیکر صاحب اور استاذ محترم مولانا عبد السلام حجو صاحب کو بھی مبارکباد دیتا ہوں کہ ان کی سرپرستی میں مکتبۃ النظیر یو کے وقتا فوقتا تحقیقی وتصنیفی خدمات کو منظر عام پر لانے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے، اللہ تعالی ان تمام کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

## دعائیہ کلمات

مولانا داؤد صاحب مروڈکر

سابق استاذ جامعہ حسینیہ عربیہ شریوردھن

اللہ خوب بھلا کرے الحافظ مفتی فیاض احمد برمارے کا اور انہیں آسمانِ علوم نبوت پر آفتاب وماہتاب بن کر چمکائے، انہوں نے اس بندہ عاصی کو کتاب پر دعائیہ کلمات تحریر کرنے کی فرمائش کی حالانکہ من آنم کہ من دانم

اللہ تبارک وتعالیٰ ان سے خوب علمی کام لے رہا ہے، اس وقت جامعہ ضیاء العلوم کنڈلور میں درس وتدریس کی خدمت پر مامور ہیں، اس جگہ رہ کر صرف انہیں لوگوں کو اپنا علمی فیض نہیں پہنچا رہے ہیں، بلکہ اطراف واکناف میں بھی سنا کہ تبلیغ اور تعلیمی سرگرمیوں میں بڑا حصہ لے رہے ہیں، چھوٹی سی جان ہے لیکن اپنے آپ میں علم کا ایک سمندر سموئے ہوئے ہیں، جہاں دیگر کتابوں پر دسترس رکھتے ہیں وہاں علم فتاوی بالخصوص امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کے مطابق فتویٰ دینے میں بھی اپنا ایک مقام حاصل کئے ہوئے ہیں، یہ سب ان کی رات دن کی توجہ اور محنت ومجاہدہ، نیز ان کے اساتذہ کی دعاؤں اور توجہات کا نتیجہ ہے، حق تعالیٰ شانہ اس کتاب کو امت مسلمہ کے لئے بہترین سوغات بنائے اور بالخصوص اہل علم اور ساتھ ساتھ عوام الناس کو بھی خوب نفع اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے، ان کے علم وعمل میں برکت عطا کرے اور جتنی بھی خدمات انجام دے رہے ہیں عند اللہ وعند الناس مقبول ومنظور ہوں، انہیں دارین میں ساری امت کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## کوروناوائرس کی بناء پر احتیاطی تدابیر کا حکم

سوال:

کوروناوائرس کی وجہ سے احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کا کیا حکم ہے؟

الجواب وباللہ التوفیق:

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ. (۱) ”اور اپنے آپ کو خود اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو اور نیکی اختیار کرو، بیشک اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔“

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن کیلئے مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنے آپ کو ذلیل کرے، صحابہ نے عرض کیا یا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے آپ کو ذلیل کرنے کا کیا مطلب؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ اپنے آپ کو ایسی بیماری یا وبا کیلئے پیش کرے جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا۔ (۲)

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ کوئی شخص اپنے اوپر کوئی ایسی بیماری نہ اوڑھے جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا ہے، چنانچہ کورونا جیسی وباء عام سے حفاظت کی خاطر ڈاکٹروں اور حکومت کی طرف سے ایسی احتیاطی تدابیر پر عمل کا حکم دینا درست ہے جو عوام اور رعایا کے فائدہ اور مصلحت کے طور پر ہوں اور عوام کو بھی ان تدابیر

---

(۱) سورۃ البقرۃ: ۱۹۵

(۲) جامع الترمذي: ۲۲۵۶

پرعمل کرنا چاہیے، اس لئے کہ یہ تدابیرعوام کی حفاظت کے لئے ہیں، چنانچہ کورونا وائرس جیسی مہلک بیماری سے حفاظتی تدابیر میں سے ایک اپنے آپ کو گھر سے بغیر ضرورت شدیدہ کے باہر نہیں نکالنا ہے،اسی طرح گھروں میں نماز ادا کرنا، نیز گھر یا کسی جگہ نماز میں زیادہ تعداد میں جمع ہونے سے احتیاط برتنا اوراس کے علاوہ دیگر تدابیر پر بھی حتی الامکان عمل کی کوشش ہونی چاہیے، کیوں کہ اگر کوئی اس کی خلاف ورزی کرتا ہے تو تکلیف اورضرر میں مبتلا ہونے بلکہ ہلاکت کا بھی امکان ہے اورقرآن مجید واحادیث مبارکہ میں اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے سے منع فرمایا گیا ہے، نیز ہلاکت سے حفاظت اس طرح کے حفاظتی تدابیر اختیار کرنے پر موقوف ہے۔(۱)

---

(۱) امام بغویؒ فرماتے ہیں:وَلَا تُلْقُوا أَيْدِيَكُمْ، أَيْ أَنْفُسَكُمْ {إِلَى التَّهْلُكَةِ} عَبَّرَ عَنِ النَّفْسِ بِالْأَيْدِي، (تفسير بغوي١/٢١٥)

اصحاب موسوعہ فرماتے ہیں:مَنْ غَلَبَ عَلَى ظَنِّهِ هَلَاكُ نَفْسِهِ، وَلَمْ يَجِدْ إِلَّا مَيْتَةً أَوْ نَحْوَهَا مِنَ الْمُحَرَّمَاتِ أَوْ مَالَ الْغَيْرِ، لَزِمَهُ الْأَكْلُ مِنْهُ بِقَدْرِ مَا يُحْيِي نَفْسَهُ، لِقَوْلِهِ تَعَالَى: {وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ}وقَوْله تَعَالَى:{فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ}أَيْ عَلَى مُضْطَرٍّ آخَرَ (الموسوعة الفقهية الكويتية.٦/١٢٤)

امام سیوطیؒ فرماتے ہیں:تصرف الامام على الرعية منوط بالمصلحة ، وقال منزلة الامام من الرعية منزلة ولي من اليتيم، (الاشباه والنظائر ١٧١)

ابن عربیؒ فرماتے ہیں:المسألة الأولى: في حقيقة الطاعة: وهي امتثال الأمر، كما أن المعصية ضدها ، وهي مخالفة الأمر . والطاعة مأخوذة من طاع۔ (بقیہ صفحہ ۱۹ پر)

## کورونا وائرس سے انتقال ہونے والے پر بغیر غسل کے نماز جنازہ

سوال:

کورونا وائرس کی وجہ سے انتقال کر جانے والے مریض کو غسل یا تیمم کرانا ممکن نہ ہو تو اس صورت میں اس میت پر نماز جنازہ ادا کرنا کیسا ہے؟

الجواب وباللہ التوفیق:

میت سے متعلق حقوق میں غسل، کفن، نماز اور دفن کرنے کا عمل شامل ہے لہذا

---

(صفحہ ۱۸ کا بقیہ) إذا انقاد، والمعصية مأخوذة من عصى وهو اشتد، فمعنى ذلك امتثلوا أمر الله تعالى وأمر رسوله صلى الله عليه وسلم. (احکام القرآن:۱/۵۷۳)

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں: الأولى: لما تقدم إلى الولاة في الآية المتقدمة وبدأ بهم فأمرهم بأداء الأمانات وأن يحكموا بين الناس بالعدل، تقدم في هذه الآية إلى الرعية فأمر بطاعته جل وعز أولا (تفسير قرطبي ٢٢٤)

علامہ زحیلیؒ فرماتے ہیں: يا أيها الذين آمنوا أطيعوا الله وأطيعوا الرسول وأولي الأمر منكم} [النساء:4/59] وأولو الأمر في السياسة والحكم: هم الأمراء والحكام والعلماء، كما تبين سابقاً. ولكن ليس كل مايتوهم من ضرر، أو يتخيل من مصلحة يكون مسوغاً لتقييد الملكية أو مصادرتها بالتعويض، وإنما ينبغي أن تكون المصلحة العامة محققة الحدوث، أو الضرر العام محقق الوقوع، أو غالب الوقوع، لا نادراً ولا محتملاً، (الفقه الاسلامی وادلتہ ۷/۴۹۹۳) نیز دیکھئے: حاشیۃ الجمل ۱/۵۴۸۔

میت کے رشتہ دار یا عام مسلمان نماز جنازہ ادا کرنے سے پہلے میت کو غسل دینے یا تیمم کرانے کی پوری کوشش کریں، تمام تر کوششوں کے باوجود اگر غسل اور تیمم کرانا ممکن نہ ہوتو ایسی صورت میں نماز جنازہ پڑھنے کی اجازت ہوگی اس لئے کہ فقہی قاعدہ ''المیسور لا یسقط بالمعسور'' یعنی ایک ناممکن کام دوسرے ممکن کام کو ساقط نہیں کرتا اسی طرح متاخرین فقہاء شوافع جن میں (امام سبکی، امام زرکشی، امام اذرعی، امام دارمی امام جوینی، شیخ طنبداوی، شیخ وائلی، شیخ حبیشی رحمہم اللہ وغیرہ) اس بات کے قائل ہیں کہ غسل اور تیمم ممکن نہ ہونے کی صورت میں بھی میت پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی اس لئے کہ نفس نماز ترک کرنے کی کوئی وجہ ہی نہیں ہے، اس لئے کہ نمازِ جنازہ کا مقصد میت کیلئے دعا اور شفاعت طلب کرنا ہوتا ہے، لہذا کورونا وائرس کی وجہ سے انتقال کرنے والے مریض کو غسل اور تیمم کرانے کی ساری کوششیں ناکام ہوجائیں تو اس پر نماز جنازہ پڑھنا ایسا ہی ہے جیسا کہ کسی چیز کے نیچے دب کر مرنے والے یا گہرے پانی میں گر کر مرنے والے شخص کو نکالے بغیر نماز ادا کی جاتی ہے۔(۱)

---

(۱) علامہ خطیب شربینیؒ فرماتے ہیں: (فَلَوْ مَاتَ بِهَدْمٍ وَنَحْوِهِ) كَأَنْ وَقَعَ فِي بِئْرٍ أَوْ بَحْرٍ عَمِيقٍ (وَتَعَذَّرَ إخْرَاجُهُ وَغُسْلُهُ) وَتَيَمُّمُهُ: (لَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِ) لِفَوَاتِ الشَّرْطِ كَمَا نَقَلَهُ الشَّيْخَانِ عَنْ الْمُتَوَلِّي وَأَقَرَّاهُ وَقَالَ فِي الْمَجْمُوعِ لَا خِلَافَ فِيهِ قَالَ بَعْضُ الْمُتَأَخِّرِينَ وَلَا وَجْهَ لِتَرْكِ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ لِأَنَّ الْمَيْسُورَ لَا يَسْقُطُ بِالْمَعْسُورِ لِمَا صَحَّ (وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ) متفق عليه، وَلِأَنَّ الْمَقْصُودَ مِنْ هَذِهِ الصَّلَاةِ: الدُّعَاءُ، وَالشَّفَاعَةُ لِلْمَيِّتِ، وَجَزَمَ الدَّارِمِيُّ وَغَيْرُهُ أَنَّ مَنْ تَعَذَّرَ غُسْلُهُ صُلِّيَ عَلَيْهِ قَالَ الدَّارِمِيُّ: وَإِلَّا لَزِمَ (بقیہ صفحہ ۲۱ پر)

.....

(صفحہ ۲۰ کا بقیہ) أَنَّ مَنْ أُحْرِقَ فَصَارَ رَمَادًا أَوْ أَكَلَهُ سَبُعٌ لَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِ وَلَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِنَا قَالَ بِذَلِكَ وَبَسَطَ الْأَذْرَعِيُّ الْكَلَامَ فِي الْمَسْأَلَةِ وَالْقَلْبُ إِلَى مَا قَالَهُ بَعْضُ الْمُتَأَخِّرِينَ أَمْيَلُ لَكِنَّ الَّذِي تَلَقَّيْنَاهُ عَنْ مَشَايِخِنَا مَا فِي الْمَتْنِ (مغني المحتاج:۲/۵۸-۵۹)

امام جمال الدین اہدلؒ فرماتے ہیں: وقال الشريف ابن عنقا: فان تعذر غسله لنحو فقد الماء أو تهريه مثلا او لفقد الغاسل، كأن لم تكن إلا إمرأة أجنبية ييمم وجوبا ولا يصلى عليه الا بعد ذلك ويحرم دفنه بدونه ونبش قبره له ما لم يضر بحيث يتعذر الغسل والتيمم وعلم منه أن من لم يمكن أن يغسل ولا أن ييمم كأن مات بنحو هدم وتعذر إخراجه لا يصلى عليه وهو ما عليه الشيخان تبعا للمتولي لكن قال السبكي والأذرعي القياس الظاهر أنه يصلى عليه ونقله على الدارمي والجويني وعن حكاية الجويني له عن النص وقال الزركشي إنه الصواب نقلا ودليلا وأفتى به فقيه المذهب الطنبداوي وشيخ وشيوخنا الوائلي وشيخنا عز الملة الحبيشي وهو المعتمد (عمدة المفتي والمستفتي:۱/۲٤۰)

اصحاب موسوعۃ الفقہیۃ نقل کرتے ہیں: ذَهَبَ ابْنُ حَبِيبٍ مِنَ الْمَالِكِيَّةِ وَالْحَنَابِلَةُ وَبَعْضُ الْمُتَأَخِّرِينَ مِنَ الشَّافِعِيَّةِ إِلَى أَنَّهُ يُصَلَّى عَلَيْهِ مَعَ تَعَذُّرِ الْغُسْلِ وَالتَّيَمُّمِ لِأَنَّهُ لاَ وَجْهَ لِتَرْكِ الصَّلاَةِ عَلَيْهِ، لِأَنَّ الْمَيْسُورَ لاَ يَسْقُطُ بِالْمَعْسُورِ، لِمَا صَحَّ مِنْ قَوْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ ( وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ )وَلِأَنَّ الْمَقْصُودَ مِنْ هَذِهِ الصَّلاَةِ الدُّعَاءُ وَالشَّفَاعَةُ لِلْمَيِّتِ أما عِنْدَ الْحَنَفِيَّةِ وَجُمْهُورِ الشَّافِعِيَّةِ وَالْمَالِكِيَّةِ فَلاَ يُصَلَّى عَلَيْهِ لِأَنَّ بَعْضَهُمْ يَشْتَرِطُ لِصِحَّةِ الصَّلاَةِ عَلَى الْجِنَازَةِ تَقَدُّمَ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَبَعْضُهُمْ يَشْتَرِطُ حُضُورَهُ أَوْ أَكْثَرِهِ فَلَمَّا تَعَذَّرَ غُسْلُهُ وَتَيَمُّمُهُ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ لِفَوَاتِ الشَّرْطِ انتهى۔ والراجح -والله أعلم- القول الأول، وهو أنه يصلى عليه، حتى مع تعذر تغسيله (بقیہ صفحہ ۲۲ پر)

## کورونا وائرس سے انتقال شدہ کافر شخص کی تدفین

سوال:

کورونا سے متاثر کافر میت کو دفن کرنے کے لیے کافر تیار نہ ہوں تو اس صورت میں مسلمان اس کو دفن کر سکتے ہیں؟

الجواب وباللہ التوفیق:

مسلمان کافر میت کو نماز جنازہ کے علاوہ دیگر افعال مثلاً غسل، کفن اور دفن کر سکتے ہیں، لہٰذا کورونا سے متاثر ہو کر مرنے والے کافر میت کو اگر برادران وطن ہاتھ نہیں لگا رہے ہیں اور ان کے مذہب کے اعتبار سے آخری رسومات ادا کرنے کے لئے تیار نہیں ہو رہے ہیں تو اس صورت میں مسلمان اس کو دفن کر سکتے ہیں اس لئے کہ اسے دفن نہ کرنا دوسروں کے لئے تکلیف کا باعث ہوگا، البتہ اس کو دفن کے بجائے جلانا یا اس کے جلانے کی جگہ حاضر ہونا جائز نہیں ہے۔(۱)

---

(صفحہ ۲۱ کا بقیہ) وتیمیمه، فإن الصلاة علی المیت من حق المیت علی المسلمین، وهکذا غسله، أو تیمیمه عند تعذر الغسل؛ ومتی حصل العجز عن بعض الواجبات، لم تسقط المطالبة بما أمکن منها؛ لقول الله تعالی: (فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ) (التغابن/١٦) (الموسوعة الفقهیة: ٢/١١٩) نیز دیکھئے: فتح العلام: ٣/١٧٦

(۱) امام نوویؒ فرماتے ہیں: وإن کان حربیا أو مرتدا لم یجب تکفینه بلا خلاف، ولا یجب دفنه علی المذهب۔ لکن یجوز دفنه لئلا یتأذی الناس برائحته. (المجموع: ٥/ ١١٩) (بقیہ صفحہ ۲۳ پر)

.....

(صفحہ ۲۲ کا بقیہ) علامہ باعشنؒ فرماتے ہیں: أما الكافر: فيجب تكفين وحمل ودفن ذي أمان، ويجوز غسله، وتحرم الصلاة عليه ولا يجب لحربي شيء من ذلك ويجوز عليه ما عدا الصلاة. (بشرى الكريم: ١-٢/٣٧٦) نیز دیکھئے: أسنى المطالب: ٢/٤٣، إعانة الطالبين: ٢/١٦٩، حاشية البجيرمي على الخطيب: ٢/٣٦٥)

س 1: مشاركة المسلم في الاحتفالات التي يقيمها البوذيون لموتاهم:

(أ) الحضور عند حرق الجثة.

ج 1: لا يجوز فعل شيء من ذلك، بل فعله حرام؛ لما في ذلك من مشاركة الكفرة وإعانتهم على ما لا يجوز في الإسلام (اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والإفتاء، فتاوى اللجنة الدائمة- 1، ٢/٧٨)

فلا يجوز حرق جثة الميت لأن له حرمة كحرمة الحي، فقد قال النبي صلى الله عليه وسلم: كسر عظم الميت ككسره حيا. رواه ابن ماجه وأبو داود وابن حبان في صحيحه.

فإذا كان كسر عظامه ميتا بمثابة كسرها حيا، فهذا يعني أن إحراقها بعد موته بمثابة إحراقها وهو حي، وهذا التشبيه كاف في الزجر عن هذا الفعل والتشنيع على مرتكبه.

وقد جاء عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه نهى عن الجلوس على القبر، وما ذاك إلا لحرمة الميت وكرامته.

ولكن لو حصلت كارثة ذهب ضحيتها عدد كثير وتعذر دفنهم أو مواراتهم عن ظاهر الأرض وكان في بقائهم على هذه الصفة ضرر على الأحياء بتقرير أهل الخبرة في هذا المجال، فلا حرج في إحراقهم حفظا لسلامة الآخرين ودفعا للضرر عنهم. (إسلام ويب، التابع لإدارة الدعوة والإرشاد الديني بوزارة الأوقاف والشؤون الإسلامية بدولة قطر)

## کوروناوائرس کی میت کوغسل دیناممکن نہ ہونے کی صورت میں پانی سے مسح

سوال:

کورونا وائرس سے متاثر میت کوغسل دیناممکن نہیں ہےتو اس صورت میں کیا کیا جائے گا؟

الجواب وباللہ التوفیق:

مسلمان میت کوغسل دینا واجب ہے اگرغسل دینا ممکن نہ ہوتو تیمم کرایا جائے گا، اگراس پرکوئی ساتر (میت پلاسٹک وغیرہ میں لپٹی ہوئی ہو) اوراس پلاسٹک کوکھولنا ممکن ہوتو کھولنا واجب ہے، چوں کہ کورونا کے مرض سے مرنے والے کوجس پلاسٹک میں لپیٹ دیا جاتا ہے اسے حکومت کی طرف سے ضرر کے اندیشہ کی بناء پر کھولنا منع ہے اس لئے اس کوکھولے بغیر اس پلاسٹک پرمسح کیا جائے گا اوراس کا طریقہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنا ہاتھ گیلا کرے اورسارے جسم پر پھیر دے اوراگر ہاتھ گیلا کرکے مسح کرنے میں بھی ضرر کا اندیشہ ہوتو کپڑے، دستانے یا کسی پاک حائل کی مدد سے سارے پلاسٹک پر ہاتھ پھیرے واضح رہے کہ یہ مسح مکمل پلاسٹک پراس طرح کیا جائے کہ کوئی جگہ خالی نہ بچےتو اس صورت میں غسل مانا جائے گا۔(۱)

---

(۱) امام نوویؒ فرماتے ہیں: (إذا تعذر غسل الميت لفقد الماء أو احترق بحيث لو غُسِّل لتَهَرَّى لم يُغَسَّل بل يُيَمَّم، وهذا التيمم واجب. (المجموع: ۵/۱۷۸) (بقیہ صفحہ ۲۵ پر)

## کوروناوائرس کی بناء پر حفاظت کے لئے سینیٹائزر کااستعمال

سوال:

کوروناوائرس سے حفاظت کی خاطر ہاتھ دھونے کے لئے ایک طرح کا سیال

---

(صفحہ ۲۴ کا بقیہ) علامہ ابن حجر ہیتمیؒ فرماتے ہیں:(وإن كان) على العليل ساتر (كجبيرة) ...(ولا يمكن نزعها) عنه لخوف محذور مما مر، (غسل الصحيح) ويتلطف بغسل ما أخذته الجبيرة من الصحيح بحسب الإمكان وما تعذر غسله مما تحتها وأمكنه مسه الماء بلا إفاضة لزمه وإن لم توجد فيه حقيقة الغسل؛ لأنه أقرب إليها من المسح فتعين...، (ويجب مع ذلك) السابق (مسح كل جبيرته) أو نحوها وقت غسل عليله(بماء) أما أصل المسح فلخبر المشجوج السابق. وأما تعميمه فلأنه مسح أبيح للعجز عن الأصل كالمسح في التيمم وبه فارقت الخف. (تحفة المحتاج:۱/۱۱۹)

علامہ باعشنؒ فرماتے ہیں:(فإن خاف من نزعها)محذورا مما مر( .. غسل الصحيح) حتى ما تحت أطرافها منه، ويتلطف -كما مر- (ومسح عليها) كلها في كل طهر وقت غسل العليل بماء إلى أن يبرأ بدلا عما تحتها من الصحيح، فلو لم يكن تحتها منه شيء .. لم يجب مسحها، لا بتراب -لأنه ضعيف لا يؤثر مع الحائل، بخلاف الماء كما في مسح الخف- ولا بالماء؛ لأنه طهر لما تحتها من الصحيح، ولا شئ منه تحتها۔ (بشری الکریم:۱/۱۱۰) نیز دیکھئے:إعانة الطالبين:۱/۹۶

مادہ (sanitizer) استعمال کیا جاتا، جس میں کچھ نسبت الکوحل (Alcohol) بھی ہوتا ہے اس طرح کی مصنوعات استعمال کرنا کیسا ہے؟

الجواب وباللہ التوفیق:

مذہب اسلام میں نشہ پیدا کرنے والی چیزوں کا استعمال کرنا ممنوع اور حرام ہے، البتہ بعض صورتوں میں مثلا علاج وغیرہ کی غرض سے اسلام نے چند شرائط کے ساتھ اس طرح کی چیزوں کے استعمال کی اجازت بھی دی ہے۔ الکوحل بھی اسی قبیل سے ہے، ماہرین کے مطابق الکوحل کی بعض قسمیں کھجور اور انگور کے علاوہ شکر، جو، گنا، چقندر اور جوار وغیرہ کے دانوں سے تیار کی جاتی ہے جو (Ethyl alcohol) کے نام سے جانی جاتی ہے اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ یہ ادویات (medicines) اور مشروبات (Beverages) کی میعاد ختم (Expiry date) تک خراب ہونے سے حفاظت کرتا ہے، نیز اگر انگور اور کھجور سے بنا ہوا الکحل کسی دواء میں موجود ہو تو چوں کہ اس کی مقدار بھی عام طور پر اصل مادہ میں مستہلک (Expendable material) کی سی ہوتی ہے، لہذا کورونا وائرس کے موقع پر جو ہینڈ سینٹائزر کا استعمال ہو رہا ہے وہ بھی ایک قسم کی دواء ہے اس لئے اس کے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔(۱)

---

(۱) امام شافعیؒ فرماتے ہیں: قال بعض الناس الخمر حرام والسکر من کل الشراب ولا یحرم المسکر حتی یسکر منه ولا یحد من شرب نبیذا مسکرا حتی یسکره. (کتاب الأم: ٦/١٥٦) (بقیہ صفحہ ۲۷ پر)

## کوروناوائرس کی میت کو اسپتال کے غیر مسلم عملہ کا غسل دینا

سوال:

کوروناوائرس کے مریض کے انتقال ہونے پر اسپتال کا غیر مسلم عملہ اگر اس پر

---

(صفحہ ۲۶ کا بقیہ) امام ابن حجر ہیتمیؒ فرماتے ہیں: أما مستهلكة مع دواء آخر فيجوز التداوي بها كصرف بقية النجاسات إن عرف أو أخبره عدل طب بنفعها وتعينها بأن لا يغني عنها طاهر (تحفة المحتاج: ٤/١٥٨)

وجاء في تكملة فتح الملهم: وبهذا يتبين حكم الكحول المسكرة (Alcohols) التي عمت بها البلوى اليوم فإنها تستعمل في كثير من الأدوية والعطور والمركبات الأخرى فإنها إن اتخذت من العنب أو التمر فلا سبيل إلى حلتها أو طهارتها وإن اتخذت من غيرهما فالأمر فيها سهل على مذهب أبي حنيفة رحمه الله تعالى ولا يحرم استعمالها للتداوي أو لأغراض مباحة أخرى ما لم تبلغ حد الإسكار لأنها إنما تستعمل مركبة مع المواد الأخرى ولا يحكم بنجاستها أخذا بقول أبي حنيفة رحمه الله وإن معظم الكحول التي تستعمل اليوم في الأدوية والعطور وغيرها لا تتخذ من العنب أو التمر، إنما تتخذ من الحبوب أو القشور أو البترول وغيره. (تكملة فتح الملهم: ٥/ ٣٤٢ - ٣٤٣) نیز دیکھئے: مغني المحتاج: ٥/ ٥١٨، إعانة الطالبين: ٤/ ١٧٦، دار الإفتاء المصرية: (حكم استعمال الكحول)، مجموع فتاوى ورسائل الشيخ محمد صالح العثيمين المجلد الحادي عشر - باب إزالة النجاسة.

اس طرح پانی بہاتا ہے کہ اس کے پورے بدن پر پانی عام ہوجاتا ہے اور پھر میت کو کھولنے کی اجازت نہیں ہوتی ہے تو کیا غیر مسلم عملہ کا یہ عمل غسل کی طرف سے کافی ہوگا؟

الجواب وباللہ التوفیق:

اس وقت ملک کے حالات کافی سنگین ہیں، جہاں کہیں دیکھو وہاں پر کورونا وائرس کی وجہ سے کوئی نہ کوئی اس دار فانی سے رخصت ہورہا ہے، اور وہ وائرس بھی اتنا خطرناک ہے کی اس مرنے والے کو ہاتھ لگانے سے وہ بیماری اور وائرس دوسرے میں منتقل ہوسکتا ہے، ان حالات کے پیش نظر جو افراد اس وائرس کی وجہ اسپتال میں مر رہے ہیں، اگر اسپتال کا غیر مسلم عملہ اس میت پر ظاہری نجاست کے ازالہ کے بعد اس طور سے پانی بہاتا ہے کہ اس میت کے سارے بدن پر پانی پہونچ جاتا ہے، اور پھر بعد میں اس میت کو کھولنے کی اجازت نہ ہو تو اس صورت میں غیر مسلم کے اس عمل کو غسل مانا جائے گا کیونکہ نیت کے لئے اسلام شرط ہے اور میت کو غسل دینے کے لئے نیت کی ضرورت نہیں ہے۔(۱)

---

(۱) علامہ دمیاطیؒ فرماتے ہیں:(قوله: ويكفي غسل كافر) أي للميت وذلك لحصول المقصود من غسله، وهو النظافة، وإن لم يكن أهلا للنية لأن نية الغاسل لا تشترط على الأصح,(اعانة الطالبين:۲/۱۲۵)

علامہ خطیب شربینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:(فِي الْأَصَحِّ فَيَكْفِي) عَلَى هَذَا (غَرَقُهُ أَوْ غَسْلُ كَافِرٍ)؛ لِأَنَّ الْمَقْصُودَ مِنْ هَذَا الْغُسْلِ هُوَ النَّظَافَةُ وَهِيَ لَا تَتَوَقَّفُ عَلَى نِيَّةٍ، (مغني المحتاج:۲/۸)

(بقیہ صفحہ ۲۹ پر)

## کورونا میت پر عمومی شرکت کی ممانعت کی بناء پر اپنے گھروں میں نماز غائبانہ

سوال:

بعض مرتبہ کچھ ناموافق حالات میں اگر کسی شخص کا انتقال ہوجائے تو بہت کم تعداد میں لوگوں کو جنازے میں شرکت کی اجازت ملتی ہے۔ کیا ایسی صورت میں بستی

---

(صفحہ ۲۸ کا بقیہ) علامہ ابنِ حجر ہیتمیؒ فرماتے ہیں: (وَلَا تَجِبُ) لِصِحَّةِ الْغُسْلِ (نِيَّةُ الْغَاسِلِ فِي الْأَصَحِّ فَيَكْفِي غَرَقُهُ أَوْ غَسْلُ كَافِرٍ) لَهُ لِحُصُولِ الْمَقْصُودِ مِنْ غُسْلِهِ وَهُوَ النَّظَافَةُ وَإِنْ لَمْ يَنْوِ وَيَنْبَغِي نَدْبُ نِيَّةِ الْغُسْلِ خُرُوجًا مِنْ الْخِلَافِ وَكَيْفِيَّتُهَا أَنْ يَنْوِيَ نَحْوَ أَدَاءِ الْغُسْلِ عَنْهُ أَوْ اسْتِبَاحَةَ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ، (تحفة المحتاج: ۹۹/۳)

علامہ سلیمان جملؒ فرماتے ہیں: عُلِمَ أَنَّهُ لَا تَجِبُ نِيَّةُ الْغَاسِلِ لِأَنَّ الْقَصْدَ بِغُسْلِ الْمَيِّتِ النَّظَافَةُ وَهِيَ لَا تَتَوَقَّفُ عَلَى نِيَّةٍ (فَيَكْفِي غُسْلُ كَافِرٍ) بِنَاءً عَلَى عَدَمِ وُجُوبِهَا (لَا غَرَقٍ) لِأَنَّا مَأْمُورُونَ بِغُسْلِهِ فَلَا يَسْقُطُ الْفَرْض، (حاشية الجمل: ۱۴۳/۲)

علامہ رملیؒ فرماتے ہیں: (فِي الْأَصَحِّ فَيَكْفِي) عَلَى هَذَا (غَرَقُهُ، أَوْ غُسْلُ كَافِرٍ) إذْ الْمَقْصُودُ مِنْهُ النَّظَافَةُ وَهِيَ غَيْرُ مُتَوَقِّفَةٍ عَلَى نِيَّةٍ، (نهاية المحتاج: ۴۴۲/۲)

علامہ زکریا انصاریؒ فرماتے ہیں: وَأَقَلُّ الْغُسْلِ اسْتِيعَابُ الْبَدَنِ) بِالْمَاءِ (مَرَّةً بَعْدَ إزَالَةِ النَّجَسِ) عَنْهُ إنْ كَانَ فَلَا تَكْفِي لَهُمَا غَسْلَةٌ وَاحِدَةٌ، وَهَذَا مَبْنِيٌّ عَلَى مَا صَحَّحَهُ الرَّافِعِيُّ فِي الْحَيِّ (اسنى المطالب: ۲۹۹/۱)

کے دیگر افراد اپنے گھروں میں غائبانہ نماز جنازہ ادا کر سکتے ہیں؟

الجواب وباللہ التوفیق:

کسی بھی میت پر غائبانہ نماز ادا کرنے کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ گاؤں سے باہر ہو، اگر گاؤں میں ہی ہو گرچہ گاؤں بڑا ہو تو نماز غائبانہ کی اجازت نہیں ہے، چاہے نماز جنازہ میں حاضر ہونے سے کوئی عذر مانع ہو، لیکن متاخرین فقہاء شوافع نے حاضر میت کے جنازے میں مرض یا قید وبند کے عذر کی وجہ سے شرکت ناممکن ہونے کی صورت میں نماز غائبانہ کو جائز قرار دیا ہے، لہذا حکومت کی طرف سے پانچ سے زیادہ افراد کے جنازے میں شرکت کی ممانعت بھی ایک عذر ہے، ایسے حالات میں حکومت کی جانب سے جتنے افراد کو میت کی تجہیز وتکفین میں شریک ہونے کی اجازت ملتی ہے اتنے افراد تجہیز وتکفین کے فرائض کو انجام دیں، باقی حضرات اپنے اپنے گھروں میں اس میت پر غائبانہ نماز جنازہ ادا کرنا چاہیں تو اس کی گنجائش ہے۔(۱)

---

(۱) امام ابن حجر ہیتمیؒ فرماتے ہیں: ولَوْ تَعَذَّرَ عَلَى مَنْ فِي الْبَلَدِ الْحُضُورُ لِحَبْسٍ أَوْ مَرَضٍ لَمْ يَبْعُدْ جَوَازُ ذَلِكَ كَمَا بَحَثَهُ الْأَذْرَعِيُّ، وَجَزَمَ بِهِ ابْنُ أَبِي الدَّمِ فِي الْمَحْبُوسِ لِأَنَّهُمْ قَدْ عَلَّلُوا الْمَنْعَ بِتَيَسُّرِ الذَّهَابِ إلَيْهِ، وَفِي مَعْنَاهُ إذَا قُتِلَ إنْسَانٌ بِبَلَدٍ وَأُخْفِيَ قَبْرُهُ عَنْ النَّاسِ وَالْأَوْجَهُ فِي الْقُرَى الْمُتَقَارِبَةِ جِدًّا أَنَّهَا كَالْقَرْيَةِ الْوَاحِدَةِ، وَلَوْ صَلَّى عَلَى مَنْ مَاتَ فِي يَوْمِهِ أَوْ سَنَتِهِ وَظَهَرَ فِي أَقْطَارِ الْأَرْضِ جَازَ وَإِنْ لَمْ يَعْرِفْ عَيْنَهُمْ بَلْ تُسَنُّ؛ لِأَنَّ الصَّلَاةَ عَلَى الْغَائِبِ جَائِزَةٌ وَتَعَيُّنُهُمْ غَيْرُ شَرْطٍ. (نهاية المحتاج: ۲/۴۸۵)

علامہ خطیب شربینیؒ فرماتے ہیں: أَمَّا الْحَاضِرُ بِالْبَلَدِ فَلَا يُصَلِّي عَلَيْهِ (بقیہ صفحہ ۳۱ پر)

## کورونا کے مرض سے حفاظت کے لئے قنوت نازلہ

سوال:

اس وقت جبکہ پوری دنیا کورونا وائرس کی لپیٹ میں ہے گویا ایک مصیبت میں

---

(صفحہ ۳۰ کا بقیہ) إِلَّا مَنْ حَضَرَ وَإِنْ كَبُرَتْ الْبَلَدُ لِتَيَسُّرِ حُضُورِهِ وَشَبَّهُوهُ بِالْقَضَاءِ عَلَى مَنْ بِالْبَلَدِ مَعَ إمْكَانِ حُضُورِهِ، وَلَوْ تَعَذَّرَ عَلَى مَنْ فِي الْبَلَدِ الْحُضُورُ لِحَبْسٍ أَوْ مَرَضٍ لَمْ يُبْعَدْ الْجَوَازُ كَمَا بَحَثَهُ (مغنی المحتاج:۲/۲۸).

اِمام نوویؒ فرماتے ہیں: ومذهبنا جواز الصلاة على الميت الغائب عن البلد سواء كان في جهة القبلة أم في غيرها ولكن المصلي يستقبل القبلة ولا فرق بين أن تكون المسافة بين البلدين قريبة أو بعيدة ولا خلاف في هذا كله عندنا أما إذا كان الميت في البلد فطريقان (المذهب) وبه قطع المصنف والجمهور لا يجوز أن يصلي عليه حتى يحضر عنده لأن النبي ﷺ «لم يصل على حاضر في البلد إلا بحضرته»، ولأنه لا مشقة فيه بخلاف الغائب عن البلد۔ (المجموع:۵/۲۰۶)

امام دمیاطیؒ فرماتے: لو تعذر الحضور لها بنحو حبس أو مرض: جازت حينئذ - على الاوجه -(قوله: جازت) أي الصلاة (وقوله: حينئذ) أي حين إذ تعذر الحضور لها (وقوله: على الأوجه) أي عند الرملي وفي التحفة خلافه، وعبارتها فلا يصلى عليه وإن كبرت وعذر بنحو مرض، أو حبس، كما شمله إطلاقهم (إعانة الطالبين:۲/۲۰۸)

علامہ قلیوبیؒ فرماتے ہیں: والمراد به من يشق عليه الحضور مشقة لا تحتمل عادة ولو في البلد. (حاشية القليوبي وعميرة:۱/۳۹۱)، نیز دیکھئے: فتح العلام:۳/۱۵۸، أسنى المطالب:۱/۳۲۲۔

گرفتار ہے ایسے موقع پر قنوت نازلہ پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

الجواب وباللہ التوفیق:

قنوت نازلہ پڑھنے کے مواقع میں سے ایک موقع یہ ہے کہ عمومی طور پر مسلمان کسی پریشانی یا مصیبت میں گرفتار ہوجائیں اور کورونا وائرس بھی اسی قبیل سے ایک ہے، لہذا کورونا وائرس کی بناء پر فرض نمازوں میں قنوت نازلہ مسنون ہے، البتہ سنت نمازوں یا ان سنت نمازوں میں جن میں جماعت مستحب ہے آخری رکعت کے اعتدال میں قنوت نازلہ مسنون نہیں ہے، البتہ اگر کوئی پڑھے تو حرج نہیں ہے، لہٰذا ابتداء رمضان سے وتر کی آخری رکعت میں قنوت نازلہ پڑھنے میں حرج نہیں ہے۔(۱)

---

(۱) علامہ ابن حجر ہیتمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: أمّا غَيْرُ المَكْتُوباتِ فالجِنازَةُ يُكْرَهُ فِيها مُطْلَقًا لِبِنائِها عَلى التَّخْفِيفِ والمَنذُورَةُ والنّافِلَةُ الَّتِي تُسَنُّ فِيها الجَماعَةُ وغَيْرُهُما لا يُسَنُّ فِيها ثُمَّ إنْ قَنَتَ فِيها لِنازِلَةٍ لَمْ يُكْرَهْ وإلّا كُرِهَ وقَوْلُ جَمْعٍ يَحْرُمُ وتَبْطُلُ فِي النّازِلَةِ ضَعِيفٌ۔ (تحفة المحتاج في شرح المنهاج ٢/٦٩)

علامہ خطیب شربینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (ويشرع القنوت في سائر المكتوبات) وخَرَجَ بِالمَكْتُوباتِ غَيْرُها مِن نَفْلٍ ومَنذُورٍ وصَلاةِ جِنازَةٍ فَلا يُسَنُّ القُنُوتُ فِيها، فَفِي الأُمِّ: ولا قُنُوتَ فِي صَلاةِ العِيدَيْنِ والِاسْتِسْقاءِ فَإنْ قَنَتَ لِنازِلَةٍ لَمْ أكْرَهْهُ وإلّا كَرِهْتُهُ۔ (مغني المحتاج ١/٢٤٣)

علامہ ابن حجر ہیتمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (الْمَكْتُوبَاتُ لِلنَّازِلَةِ) الْعَامَّةُ أَوْ الْخَاصَّةُ الَّتِي فِي مَعْنَى الْعَامَّةِ لِعَوْدِ ضَرَرِهَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ عَلَى الْأَوْجَهِ كَوَبَاءٍ وَطَاعُونٍ وَقَحْطٍ وَجَرَادٍ وَكَذَا مَطَرٌ مُضِرٌّ بِعُمْرَانٍ أَوْ زَرْعٍ وِفَاقًا لِمَنْ خَصَّهُ بِالثَّانِي (بقیہ صفحہ ۳۳ پر)

## کورنا وائرس کی وجہ سے مساجد میں فاصلہ کے ساتھ صف بندی

سوال:

مساجد میں کورونا کی وجہ سے آج کل صف بندی کے وقت نمازی ایک دوسرے سے کچھ فاصلہ پر کھڑے رہتے ہیں، کیا اس طرح صف بنانے سے جماعت کی فضیلت حاصل ہوگی؟

الجواب وباللہ التوفیق:

صف بندی کے سلسلے میں حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وسلم نے بڑی تاکید فرمائی ہے، لہذا صفوں کو مکمل کرنا، مل مل کر کھڑا ہونا اور درمیان میں خالی جگہ نہ چھوڑنا ایک مستقل سنت عمل ہے، اگر دو صفوں کے درمیان یا ایک صف میں کھڑے دو مقتدیوں کے درمیان تین ذراع (تقریبا سوا میٹر) سے کم فاصلہ ہو تو جماعت کی فضلیت حاصل ہوگی اگر اس سے زیادہ فاصلہ ہو تو جماعت کی فضیلت فوت ہو جائے گی، اسی لئے دو مقتدیوں کے درمیان تین ذراع (سوا میٹر) سے زیادہ فاصلہ نہ رکھنا

---

(صفحہ ۳۲ کا بقیہ) لِأَنَّهُ لَمْ يَرِدْ فِي الْأَوَّلِ إِلَّا الدُّعَاءُ وَذَلِكَ لِأَنَّ رَفْعَ وَبَاءِ الْمَدِينَةِ لَمْ يَرِدْ فِيهِ إِلَّا الدُّعَاءُ وَمَعَ ذَلِكَ جَعَلُوهُ مِنَ النَّازِلَةِ وَخَوْفِ عَدُوٍّ كَأَسْرِ عَالِمٍ أَوْ شُجَاعٍ لِلْأَحَادِيثِ الصَّحِيحَةِ "أَنَّهُ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَنَتَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى قَاتِلِي أَصْحَابِهِ الْقُرَّاءِ بِبِئْرِ مَعُونَةَ لِدَفْعِ تَمَرُّدِهِمْ لَا لِتَدَارُكِ الْمَقْتُولِينَ لِتَعَذُّرِهِ وَقِيسَ غَيْرُ خَوْفِ الْعَدُوِّ عَلَيْهِ. (تحفة المحتاج: ۲/ ۶۸)

سنت ہے، البتہ عذر کی وجہ سے اس سے زائد فاصلہ ہو تو جماعت کی فضیلت حاصل ہو جائے گی، چنانچہ کورونا وائرس کی وجہ سے مساجد میں جو دو مقتدیوں کے درمیان فاصلہ رکھنے کا حکم دیا جا رہا ہے، عام طور پر یہ فاصلہ تین ذراع (سوا مٹر) سے زیادہ نہیں ہوتا ہے، بلکہ اس سے کم ہوتا ہے اس اعتبار سے اس صورت میں جماعت کی فضیلت حاصل ہو جائے گی اور اگر زیادہ فاصلہ پر بھی مقتدی کھڑے ہو جائیں تو چوں کہ یہ عذر کی وجہ سے ہے، اس بناء پر جماعت کی فضیلت فوت نہیں ہوگی۔(۱)

---

(۱) علامہ خطیب شربینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ویسن سد فرج الصفوف، وأن لا یشرع فی صف حتی یتم الأول وأن یفسح لمن یریده، وهذا کله مستحب لا شرط، فلو خالفوا صحت صلاتهم مع الکراهة (مغني المحتاج: ۱/۴۹۳)

علامہ رملی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نعم ان کان تأخرهم عن سد الفرجة لعذر کوقت الحر بالمسجد الحرام لم یکره لعدم التقصیر ۔۔۔ قوله لعدم التقصیر أی فلا تفوتهم الفضیلة (نهایة المحتاج: ۲/۱۹۷)

علامہ دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: قوله: بل یدخله) أی الصف الذی فیه سعة ولو وجدها وبینه وبینها صفوف کثیرة خرق جمیعها لیدخل تلک الفرجة، لأنهم مقصرون بترکها، ولکراهة الصلاة لکل من تأخر عن صفها وبهذا یعلم ضعف ما قیل من عدم فوت الفضیلة هنا علی المتأخرین نعم ان کان تأخرهم لعذر کوقت الحر بالمسجد الحرام، فلا کراهة، ولا تقصیر کما هو ظاهر (اعانة الطالبین: ۲/۳۱)

علامہ نووی جاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ویسن تسویة الصفوف وأن لا یزید ما بین کل صفین أو شخصین علی ثلاثة أذرع والا فات ثواب الجماعة من تأخر بذلک (نهایه الزین ۱/۱۳۲)

## کوروناوائرس سے مرنے والے کو شہادت کادرجہ

سوال:

اگر کسی شخص کی موت کورونا وائرس نامی وبا سے ہو جائے تو کیا اس کے لئے آخرت میں شہادت کا حکم ہے؟

الجواب وباللہ التوفیق:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہداء پانچ ہیں: طاعون کی وبا میں مرنے والا، پیٹ کے مرض میں مرنے والا، ڈوب کر مرنے والا، کسی چیز کے نیچے دب کر مرنے والا اور اللہ کے راستے میں جہاد کر کے مرنے والا (۱)

حدیث مبارک میں ان حضرات کو شہید کہا گیا ہے، البتہ فقط اللہ کے راستے میں اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے جو جہاد کر کے شہید ہونے والا ہو وہ دنیا و آخرت میں شہید کہلایا جائے گا بقیہ دیگر شہداء آخرت کے اعتبار سے شہید کہلائیں گے۔

کورونا وائرس کی وجہ سے مرنے والے کو چند وجوہات کی بنا پر آخرت کے اعتبار سے شہید شمار کیا جائے گا:

۱) اللہ تبارک وتعالی نے اخروی اعتبار سے جن بیماریوں کو شہادت کا درجہ دیا ہے وہ ان

---

(۱) سنن ترمذی:۱۰۶۳

بیماریوں کی شدت اور تکلیف کی وجہ سے ہے، لہذا کورونا وائرس نامی بیماری جب آخری مرحلے میں ہوتی ہے اس میں مریض کو بہت زیادہ تکلیف ہوتی ہے اس اعتبار سے اس مرض میں موت کو شہادت میں شمار کیا جا سکتا ہے۔

۲) حدیث میں مبطون کا لفظ ذکر کیا ہے، مبطون کے ایک معنی فقہاء نے پیٹ کا مرض نقل کیا ہے، لہذا کورونا وائرس سے جو اموات واقع ہو رہی ہیں، اس میں پھیپڑے بہت زیادہ متاثر ہو رہے ہیں اور بعض حضرات نے پھیپھڑوں کو بھی پیٹ میں شامل کیا ہے اس اعتبار سے کورونا وائرس سے مرنے والا شخص شہید شمار ہوگا

۳) بعض حضرات نے طاعون کی طرح کورونا وائرس متعدی (ایک دوسرے کے ذریعہ پھیلنے) ہونے کی وجہ سے طاعون میں شمار کیا ہے۔

لہذا جو شخص بھی کورونا وائرس نامی میں وبا سے وفات پائے تو اس کے لئے اللہ تبارک وتعالی کی ذات سے امید ہے کہ اخروی اعتبار سے شہداء میں اس کا شمار کیا جائے، لیکن دنیاوی اعتبار سے شہید شمار نہیں کیا جائے گا اس کو غسل کفن دفن دیگر میت کی طرح امور انجام دئے جائیں گے۔(۱)

---

(۱) علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: أما المبطون فهو صاحب داء البطن وهو الإسهال قال القاضي وقيل هو الذى به الاستسقاء وانتفاخ البطن وقيل هو الذى تشتكي بطنه..... قال العلماء وانما كانت هذه الموتات شهادة بتفضل الله تعالى بسبب شدتها وكثرة ألمها وقد جاء في حديث آخر في الصحيح من قتل دون ماله فهو شهيد ومن قتل دون أهله فهو شهيد وسبق بيانه في كتاب الإيمان (بقیہ صفحہ ۳۷ پر)

## کورونامیت کوغسل کے لئے قبرسے نکالنا

سوال:

کسی کا کورونا رپورٹ پوزیٹیو آنے سے پہلے ہی انتقال ہوجائے اوراسے بغیر غسل کے دفن کیا جائے، دفن کے دوسرے دن اس کی رپورٹ نگیٹیو آجائے تو قبر سے نکال کرغسل دینے کا کیا حکم ہے؟

الجواب وباللہ التوفیق:

میت کوغسل دینا فرض کفایہ ہے، لہذا اگر کسی شخص کو بغیر غسل کے دفن کیا گیا

---

(صفحہ ۳۶ کا بقیہ) وفي حديث آخر صحيح من قتل دون سيفه فهو شهيد قال العلماء المراد بشهادة هؤلاء كلهم غير المقتول في سبيل الله أنهم يكون لهم في الآخرة ثواب الشهداء وأما في الدنيا فيغسلون ويصلى عليهم (شرح مسلم:۱۳/۶۳)

مزید فرماتے ہیں:(والثاني) شهيد في الآخرة دون الدنيا وهو المبطون والمطعون والغريق وأشباههم (المجموع:۵/۲۶۴)

مزید ایک فتوے میں صراحت ہیں:وأوضحت دار الإفتاء في الفتوى أنه بناء على هذه الأحاديث فإن موت المسلم بسبب فيروس كورونا داخل في أسباب الشهادة من جهات متعددة:

الأولى: تفاقم أمره واستفحال شره وشِدَّة ألَمِه، والتي جعلها العلماء علةَ أجر الشهادة في الخِصال المنصوص عليها، كما سبق.

(بقیہ صفحہ ۳۸ پر)

اورمیت میں تغیر ہونے کا اندیشہ نہ ہوتو ایسی صورت میں میت کوقبر سے غسل دینے کے لئے نکالنا واجب ہے ،لہذا اگر کسی کورونا میت کو رپورٹ آنے سے پہلے بغیر غسل کے دفن کیا گیا اور بعد میں میت کی رپورٹ ایک دن کے بعد نیگیٹیو آئی تو اس صورت میں میت کوقبر سے نکال کر غسل دینا ضروری ہے،اسی طرح اگر رپورٹ پازیٹیو آنے کی صورت میں میت کو بغیر غسل کے دفن کیا جائے اور تغییر میت کا خوف نہ ہو اور کوئی قانونی رکاوٹ وضرر نہ ہوتو غسل کے لئے نکالنا ضروری ہے اس لئے کہ عام طور پر ایک

---

(صفحہ ۳۷ کا بقیہ) والثانية: أن مرض الكورونا داخل في المعنى اللغوي العام لبعض الأمراض المنصوص عليها في أسباب الشهادة؛ كالمبطون، وهو عند جماعة من المحققين: الذي يشتكي بطنه مطلقًا؛ كما قال الإمام النووي في "شرح مسلم". وهذا متحقق في أعراض كثير من الحالات المصابة بفيروس كورونا؛ مثل: الإسهال، والغثيان، والتقيؤ، وآلام البطن.

والثالثة: أن هناك أمراضًا جعلها الشرع سببًا في الشهادة إذا مات بها الإنسان؛ كالحمى، والسُّل، وهذا المرض شامل لأعراضهما وزائد عليهما بأعراض أخرى ومضاعفات أشد.

والخامسة: أن الموت بسبب فيروس كورونا يدخل تحت اسم الطاعون؛ فإن معنى الطاعون عند كثير من المحققين وأهل اللغة: المرض والوباء العام. (دار الافتاء المصرية: ٢٤/مارس-٢٠٢٠) مزید دیکھئے: اسلامک ایپ: ٣٤٥٨٨

دن میں میت کے اندر تغیر پیدا نہیں ہوتا ہے۔(۱)

---

(۱) علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے:إذا دفن الميت قبل الصلاة صلى علي القبر لان الصلاة تصل إليه في القبر و إن دفن من غير غسل أو إلى غير القبلة ولم يخش عليه الفساد في نبشه نبش وغسل ووجه إلى القبلة لانه واجب مقدور علي فعله فوجب فعله وان خشي عليه الفساد لم ينبش لانه تعذر فعله فسقط كما يسقط وضوء الحى(المجموع:۵/۲۹۸)

علامہ عمرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:وإن دفن بغير غسل، أو وجه الى غير القبلة، فإن خيف عليه التغيير ... لم ينبش؛ لأن ذلک قد تعذر، و إن لم يخف عليه التغيير نبش، وغسل، و وجه إلى القبلة(البیان:۳/۱۱۱)نیز دیکھئے:روضة الطالبين:۲/۱۴۰،الموسوعةالفقهية:۳۱/۴۰

## لاک ڈاؤن کے زمانہ میں نماز جمعہ کے بدلے ظہر کو باجماعت پڑھنا

سوال:

لاک ڈاؤن کے زمانہ میں جمعہ کے دن نماز جمعہ کے بدلے اگر ظہر کی چار رکعتیں پڑھی جارہی ہیں تو کیا اس میں جماعت بنائی جاسکتی ہے یا تنہا تنہا پڑھے؟

الجواب وباللہ التوفیق:

اگر جمعہ کی نماز کے بجائے ظہر کی نماز پڑھی جارہی ہو تو جماعت کے ساتھ پڑھنا مستحب ہے۔

نوٹ: چوں کہ حکومت کی طرف سے بطور احتیاط زیادہ لوگوں کا ایک ساتھ جمع ہونا قانونا منع ہے اس لئے گھر کے افراد ظہر کی جماعت اپنے گھر میں بنائیں، کسی دوسری جگہ یا چند گھروں کے لوگ ایک ساتھ جماعت بنانے سے احتیاط کریں۔(۱)

---

(۱) امام نوویؒ فرماتے ہیں: قال الشافعی رحمہ اللہ والاصحاب ویستحب للمعذورین الجماعة فی ظهرهم (المجموع ٤/٤٩٣)

علامہ دمیریؒ فرماتے ہیں: ومن لا جمعة علیهم تسن الجماعة في ظهرهم في الاصح (النجم الوهاج ٢/١٢٠)

علامہ شاشیؒ فرماتے ہیں: لأرباب الْأَعْذَار أن يؤخروا فعل الظّهر إِلَى أَن تفوت الْجُمُعَة ثمَّ يصلونها جمَاعَة (حلية العلماء ٢/٢٢٦) ۴) حواشي الشرواني باب الجمعة ٤٥٤

## لاک ڈاؤن کی بناء پر گھر میں مسجد کے امام کی لاؤڈاسپیکر کے ذریعہ اقتداء

سوال:

لاک ڈاؤن کی بناء پر لوگ گھر میں نماز ادا کررہے ہیں تو کیا لاؤڈسپیکر کے ذریعے مسجد کے امام کی اقتداء کرنا درست ہے؟

الجواب وباللہ التوفیق:

کسی امام کی اقتداء میں مقتدی کی نماز صحیح ہونے کے لئے ضروری ہے کہ مقتدی اورامام دونوں ایک ہی (جگہ) مسجد میں ہوں یا امام مسجد میں ہواور مقتدی مسجد کے باہر ہو لیکن امام اور مقتدی کے درمیان کا فاصلہ تین سو ذراع (ایک سو پچاس میٹر) سے زائد نہ ہواور درمیان میں کوئی ایسی چیز حائل نہ ہو جو امام کو دیکھنے یا امام تک پہنچنے سے مانع بنے، لہذا اگر دونوں (امام اور مقتدی) ایک مسجد میں نہ ہوں بلکہ امام مسجد میں ہواور مقتدی مسجد سے باہر تین سو ذراع سے دور ہو تو اس صورت میں اقتداء درست نہیں ہوگی اور مقتدی کو نماز کا اعادہ لازم اور ضروری ہوگا، لہذا موجودہ حالات اور عام حالات میں بھی مسجد سے امام کی اقتداء میں لوگوں کا اپنے گھر وغیرہ میں لاؤڈسپیکر وغیرہ سے نماز ادا کرنا درست نہیں ہے، اس لئے کہ اقتداء کے شرائط پائے نہیں جاتے ہیں۔(۱)

---

(۱) علامہ زکریا انصاریؒ فرماتے ہیں: الإمام برؤية أو نحوها و اجتماعهما بمكان فإن كانا بمسجد صح الاقتداء وإن حالت أبنية نافذة أو بغيره شرط في فضاء (بقیہ صفحہ ۴۲ پر)

## لاک ڈاؤن میں مسلسل تین جمعہ ترک کرنا

سوال:

تین جمعہ چھوڑنے پر حدیث شریف میں بہت سخت وعید آئی ہے اور کورونا وائرس کے پھیلاؤ کو روکنے کی غرض سے حکومت کی جانب سے لوگوں کا اجتماع غیر قانونی

---

(صفحہ ۴۱ کا بقیہ) أَنْ لَایَزِیدَمَابَیْنَهُمَا وَلَا مَابین کل صفین أو شخصین علی ثلاثمائة ذراع تقریبا۔(فتح الوهاب۔۱/۷۶)

علامہ نووی جاویؒ فرماتے ہیں:والرابع (اجتماعهما أی الامام والمأمؤم (بمکان)بأن لاتزید المسافة بینهما ولا بین کل صفین أو شخصین ممن ائتم بالامام خلفه أو بجانبه علی ثلاث مأة ذراع بذراع الآدمی تقریبا(نهایة الزین۔۱/۱۲۲)

امام ماوردی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:اذا کانا بمسجد ف (أی موضع صلی)المأموم (فی المسجد)ومنه رحبته (بصلاة الامام فی )أی المسجد (وهو عالم بصلاته)أی الامام لیتمکن من متابعته برؤیته أو بعض صف أو نحو ذلک کسماع صوته أوصوت مبلغ (أجزأه)أی کفاه ذلک فی صحة الاقتداء به وان بعدت مسافته ۔۔۔وان صلی الامام فی المسجد والمأمؤم (خارج المسجد)حالة کونه (قریبا منه)أی من المسجد بأن لا یزید ما بینهما علی ثلاثمائة ذراع تقریبا معتبرا من آخر المسجد لأن المسجد کله شیء واحد لأنه محل الصلاة فلا یدخل فی الحد الفاصل (وهو عالم بصلاته)أی الامام الذی فی المسجد بأحد الامور المتقدمة(ولا حائل هناک)بینهما کالباب المفتوح الذی لا یمنع الاستطراق والمشاهدة(جاز)الاقتداء حینئذ(الاقناع۔۱/۱۷۰)

ہے، لہذا اس صورت میں لوگ جمعہ چھوڑ کر ظہر کی نماز ادا کرتے ہیں اور یہ صورت حال تین ہفتہ سے تجاوز کر گئی ہے کیا یہ لوگ بھی جمعہ چھوڑنے کی وعید میں شامل ہیں؟

الجواب وباللہ التوفیق:

تین جمعہ چھوڑنے پر حدیث شریف میں بہت سخت وعید آئی ہے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص غفلت اور سستی کی بنا پر تین جمعہ چھوڑ دے، اللہ تعالی اس کے دل پر مہر لگاتا ہے اور اسی طرح ایک دوسری روایت میں آتا ہے کہ جو شخص بغیر عذر کے تین جمعہ چھوڑ دے تو وہ منافق ہے۔

مذکورہ بالا دونوں احادیث میں جس وعید کا ذکر کیا گیا ہے وہ انسان کی سستی و کاہلی اور فریضہ جمعہ کے تئیں غفلت برتنے کے ساتھ معلق ہے اور کورونا جیسی بیماری سے اپنے آپ کو اور دوسروں کو بچانا نیز اس بیماری کے پھیلنے پر روک لگانے کی غرض سے حکومت کی بات پر عمل کرتے ہوئے جمعہ کو ترک کرنا یہ ایک عذر ہے اور عذر کی بنا پر جمعہ چھوڑنے والے لوگ اس وعید میں شامل نہیں ہوں گے۔(۱)

---

(۱) عن أبي الجعد الضمري: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "من ترك ثلاث جمع تهاوُنا من غير عذر، طبع الله على قلبه" (سنن أبي داود: ۱۰۵۲)، نیز دیکھئے: جامع الترمذي: ۵۰۰، سنن النسائي: ۱۳۶۹

ایک دوسری روایت میں مروی ہے: عن أبي الجعد الضمري: قال رسول الله صلى الله عليه من ترك الجمعة ثلاثا من غير عذر فهو منافق (الصحيح لابن حبان: ۲۵۸)

امام ابن عربیؒ فرماتے ہیں: الأصول: قال (تهاونا): الترك (بقیہ صفحہ ۴۴ پر)

## لاک ڈاؤن کی وجہ سے عید کی نماز گھر پر پڑھنا

سوال:

کیاعید کی نماز جماعت کے ساتھ یاتنہا گھر پر پڑھ سکتے ہیں؟

الجواب وباللہ التوفیق:

عید کی نماز سارے علاقہ والوں کا ایک جگہ جمع ہوکر ادا کرنا مسنون ہے۔ لاک ڈاؤن کی وجہ سے اگر عید کی نماز مساجد یا عیدگاہ میں ادا کرنے پر حکومت کی جانب سے پابندی رہی تو اس صورت میں لوگوں کو چاہیے کہ موجودہ قانون کے مطابق وہ مساجد کے علاوہ گھر میں چار پانچ افراد مل کر عید کی نماز جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کی کوشش کریں، البتہ اگر صرف دولوگ یا میاں بیوی بھی باجماعت عید

---

(صفحہ ۴۳ کا بقیہ) للعبادة على ثلاثة أقسام الأول : لعذر ، الثاني : لجحد الثالث لإعراض عنها جهلا فلا يقدرها وأما الأول فيكتب له أجره وأما الثاني فهو كافر، وأما الثالث فهو المتهاون وهي من جملة الكبائر (عارضة الأحوذي: ۱/۴۸۳)

اِمام شافعیؒ فرماتے ہیں: حضور الجمعة فرض فمن ترک الفرض تهاونا كان قد تعرض شرا إلا أن يعفو الله (كتاب الأم: ۱/۲۳۹)

امام الشبر املسیؒ فرماتے ہیں: قوله: من ترک ثلاث جمع تهاونا أي ب لا يكون لعذر. (نهاية المحتاج مع حواشيه: ۲/۲۸۳)، نیز دیکھئے: بحر المذهب: ۲/۳۵۲، فتاوی ابن صلاح: ۱/۲۵۶

کی نماز ادا کریں تو گنجائش ہے اور اگر امام خطبہ دے سکتا ہو تو نماز کے بعد دو خطبہ بھی مسنون ہیں، لہذا اگر جماعت کے ساتھ نماز عید ادا کرنا ممکن نہ ہو تو تنہا نماز ادا کرے، البتہ تنہا نماز ادا کرتے وقت خطبہ مشروع نہیں ہے، چوں کہ عید کی نماز کا وقت سورج طلوع ہونے سے لیکر زوال تک محدود ہے اس درمیانی وقت میں نماز ادا کرلے، البتہ سورج کے طلوع ہونے کے بعد ایک نیزہ بلندی تک نماز کو مؤخر کرنا مستحب ہے، عیدین کی نماز سنت مؤکدہ ہے جو مرد عورت مقیم مسافر سب کے حق میں سنت ہے۔(۱)

---

(۱) امام بجیرمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (قَوْلُهُ: سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ) أَيْ فَيُكْرَهُ تَرْكُهَا وَلَا إِثْمَ وَلَا قِتَالَ فِي تَرْكِهَا وَهَذَا عَلَى الرَّاجِحِ وَقِيلَ إِنَّهَا فَرْضُ كِفَايَةٍ نَظَرًا إِلَى أَنَّهَا مِنْ شَعَائِرِ الْإِسْلَامِ، وَلِأَنَّهُ يَتَوَالَى فِيهَا التَّكْبِيرُ فَأَشْبَهَتْ صَلَاةَ الْجِنَازَةِ فَإِنْ تَرَكَهَا أَهْلُ بَلَدٍ أَثِمُوا وَقُوتِلُوا عَلَى هَذَا وَقَامَ الْإِجْمَاعُ عَلَى نَفْيِ كَوْنِهَا فَرْضَ عَيْنٍ، وَتُسَنُّ جَمَاعَةً وَفُرَادَى، وَيُسْتَحَبُّ الِاجْتِمَاعُ لَهَا فِي مَكَانٍ وَاحِدٍ وَيُكْرَهُ تَعَدُّدُهُ مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ وَلِلْإِمَامِ الْمَنْعُ مِنْهُ وَلَهُ الْأَمْرُ بِهَا وَهُوَ أَيْ الْأَمْرُ عَلَى سَبِيلِ الْوُجُوبِ لِأَنَّهَا مِنْ شَعَائِرِ الدِّينِ، وَقِيلَ: عَلَى وَجْهِ الِاسْتِحْبَابِ وَعَلَى كُلٍّ مِنْهُمَا مَتَى أَمَرَهُمْ بِهَا وَجَبَ الِامْتِثَالُ كَمَا فِي شَرْحِ م ر (قَوْلُهُ: لِلِاتِّبَاعِ) اسْتِدْلَالًا عَلَى السُّنِّيَّةِ لَا بِقَيْدِ التَّأْكِيدِ كَمَا فِي الرَّشِيدِيِّ عَلَى م ر وَذَلِكَ لِأَنَّ الدَّلِيلَيْنِ الْمَذْكُورَيْنِ لَا يُنْتِجَانِ التَّأْكِيدَ كَمَا لَا يَخْفَى، (حاشية البجيرمی علی شرح المنهج.1/423)

امام نوویؒ فرماتے ہیں: تُسَنُّ صَلَاةُ الْعِيدِ جَمَاعَةً وَهَذَا مُجْمَعٌ عَلَيْهِ لِلْأَحَادِيثِ الصَّحِيحَةِ الْمَشْهُورَةِ فَلَوْ صَلَّاهَا الْمُنْفَرِدُ فَالْمَذْهَبُ صِحَّتُهَا وَفِيهِ خِلَافٌ ذَكَرَهُ الْمُصَنِّفُ فِي آخِرِ الْبَابِ سَنُوَضِّحُهُ هُنَاكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى، (ألمجموع شرح المهذب۔ 5/19) (بقیہ صفحہ ۴۶ پر)

.....

(صفحہ ۴۵ کا بقیہ) امام ابن حجر ہیتمیؒ فرماتے ہیں:تُسَنُّ (جَمَاعَةً) وَهُوَ أَفْضَلُ إلَّا لِلْحَاجِّ بِمِنًى، فَإِنَّ الْأَفْضَلَ لَهُ صَلَاةُ عِيدِ النَّحْرِ فُرَادَى لِكَثْرَةِ مَا عَلَيْهِ مِنْ الْأَشْغَالِ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ، قَالَ فِي الْأَنْوَارِ وَيُكْرَهُ تَعَدُّدُ جَمَاعَتِهَا بِلَا حَاجَةٍ وَلِلْإِمَامِ الْمَنْعُ مِنْه(وَ) تُسَنُّ (لِلْمُنْفَرِدِ)وَلَا خُطْبَةَلَهُ،(تحفة المحتاج وحواشی الشیروانی۔3/40)

امام رملی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:(وَتسن جمَاعَة لغير الْحَاج بمنى أماهُوَ فتسن لَهُ فُرَادَى وَفِي الْمَسْجِد ان اتَّسع (لَو مُنْفَردا) أَي يستوى فِي ندبها الْمُنْفَرد وَالْعَبْد وَالْمَرْأَة وَالْمُسَافر كَسَائِر النَّوَافِل وَالْمُنْفَرد لَا يخْطب،(غاية البيان شرح زبد ابن رسلان۔128)

علامہ خطیب شربینیؒ فرماتے ہیں:تُشرع للمنفرد والعبد والمرأة والمسافر فلا تتوقف على شروط الجمعة من اعتبار الجماعة والعدد وغيرهما، ويُسن الاجتماع لها في موضع واحد(مغنى المحتاج:755/1)

قال الامام الدميري رحمه الله:: إذا قلنا: يصلي المنفرد .. لا يخطب على الأصح(النجم الوهاج537/2)

قال الامام الخطيب الشربينى علیہ الرحمۃ:(وسن خطبتان بعدهما )بقيد زدته بقولى(الجماعة)لالمنفرد۔۔۔

قال الامام سليمان الجمل:قوله لجماعة)أى ولوصلوا فرادى لأن المقصود الوعظ وأقل الجماعة اثنان كما مر فلو كان اثنان مجتمعان سن لأحدهما أن يخطب وان صلى كل منهما منفردا۔۔۔(حاشية الجمل على شرح المنهج۲/۹٦)

## لاک ڈاون میں قربانی کے بجائے اس کی قیمت فقراء پر خرچ کرنا

سوال:

موجودہ حالات میں بعض لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ قربانی کے بجائے قربانی کے جانور کی قیمت غریبوں اور محتاجوں پر صدقہ کی جائے، شرعا اس کا کیا حکم ہے؟ نیز کوئی شخص ہر سال تمام اہل خانہ کی قربانی کرتا ہو لیکن ان حالات کی وجہ سے فقط وہ اپنی جانب سے قربانی کرنے پر اکتفا کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب وباللہ التوفیق:

قربانی کرنا ایسے مسلمان کے لئے سنت مؤکدہ ہے جس کے پاس دس (۱۰) ذی الحجہ سے تیرہ (۱۳) ذی الحجہ تک اپنے مصارف اور ضروریات سے اتنا زیادہ مال ہو جس میں قربانی ہو سکتی ہو اور قربانی شعائر اسلام میں سے ہے،

قربانی کے ایام میں اللہ تبارک وتعالی کے نزدیک جانوروں کو ذبح کرنے اور خون بہانے سے بہتر عمل کوئی نہیں ہے(۱)

لہذا وسعت کے باوجود اس عظیم عمل کو ترک کرنا ناپسندیدہ ہے، نیز نفل صدقہ کے مقابلہ میں قربانی افضل ہے، لہذا اس افضلیت کو ترک نہ کریں اور فقراء کی نفل

---

(۱) سنن الترمذي: ۱۴۹۳

صدقات وغیرہ سے مدد کریں، اس لئے کہ قربانی کے بدلہ اس کی رقم فقراء کو دینے کا تذکرہ فقہاء نے نہیں کیا ہے، البتہ اگر ایک شخص پر کئی لوگوں کا نفقہ واجب ہو تو ان پر قربانی سنت کفایہ ہے، یعنی ان میں سے کوئی ایک انجام دے تو بقیہ سے اسکا مطالبہ ساقط ہو جائیگا، اس صورت میں قربانی ایک کی طرف سے ادا ہوگی، البتہ قربانی کرنے والا شخص ثواب میں دیگر اہلِ خانہ وغیرہ کو شریک کرسکتا ہے اس صورت کے اعتبار سے اگر کسی شخص کا یہ معمول ہو کہ وہ ان ایام میں اپنی قربانی کے علاوہ اپنے اہلِ خانہ کی طرف سے بھی دوسرے جانور پر قربانی کرتا ہو تو موجودہ احوال میں اس شخص کا اپنے گھر کے تمام افراد کی طرف سے علاحدہ علاحدہ قربانی کرنے سے بہتر ہے کہ گھر کے ایک فرد کی طرف سے قربانی کرے اور مزید رقم سے ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرے ان شاء اللہ تعالی قربانی کی سنت پر بھی عمل ہوگا اور انفاق فی سبیل اللہ کے حکم پر بھی عمل ہوگا۔(۱)

---

(۱) امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: التضحية، سنة مؤكدة، وشعار ظاهر، ينبغي لمن قدر أن يحافظ عليها (روضة الطالبين: ۳/۱۹۲)

علامہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مذْهَبُنَا أَنَّ الْأُضْحِيَةَ أَفْضَلُ مِنْ صَدَقَةِ التَّطَوُّعِ لِلْأَحَادِيثِ الصَّحِيحَةِ الْمَشْهُورَةِ فِي فَضْلِ الْأُضْحِيَةِ وَلِأَنَّهَا مُخْتَلَفٌ فِي وُجُوبِهَا بِخِلَافِ صَدَقَةِ التَّطَوُّعِ وَلِأَنَّ التَّضْحِيَةَ شِعَارٌ ظَاهِرٌ (المجموع: ۸/۴۲۵)

مزید امام نوویؒ فرماتے ہیں: قال أصحابنا التضحية سنة على الكفاية في حق أهل البيت الواحد فإذا ضحى أحدهم حصل سنة التضحية في حقهم (المجموع: ۸/۳۸۴) (بقیہ صفحہ ۴۹ پر)

## لاک ڈاون میں ایک امام کادو جگہ نماز عید پڑھانا

سوال:

کوئی امام ایک مرتبہ عید کی نماز پڑھانے کے بعد دوسری جگہ نماز عید پڑھا سکتا ہے؟

الجواب وباللہ التوفیق:

فرض نمازوں کی طرح ان سنت نمازوں کا اعادہ بھی مسنون ہے جن میں جماعت مسنون ہے جیسے عیدین تراویح وغیرہ۔لہذا اگر کسی شخص کو ایک مرتبہ عید کی نماز پڑھ لینے کے بعد اسے دوبارہ پڑھنے یا پڑھانے کا موقع ملتا ہے تو اس کے لئے مستحب ہے کہ وہ دوبارہ پڑھے لہذا امام صاحب کے لئے ایک مرتبہ عید کی نماز پڑھانے کے بعد دوبارہ پڑھانے میں شرعی اعتبار سے کوئی حرج لاحق نہیں ہوگا۔واضح رہے عید کی نماز دوبارہ ایک ہی مرتبہ پڑھنا یا پڑھانا خطبہ کے ساتھ مستحب ہے۔البتہ اس سے زیادہ مرتبہ پڑھانے کی نوبت آئے تو مطلق سنت کی نیت اور تکبیرات زائدہ میں ذکر

---

(صفحہ ۴۸ کا بقیہ)علامہ دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:(وقوله قادر)أی مستطيع والمراد به:من يقدر عليها فاضلة عن حاجته وحاجة ممنونه يوم العيد وأيام التشريق ،لان ذلک وقتها(إعانة الطالبين:٢/٣٧٦)

علامہ خطیب شربینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:والشاة)المعينة تجزئ(عن واحد) فإن ذبحها عنه وعن أهله أو عنه وأشرک غيره في ثوابها جاز(مغني المحتاج:٦/١٢٦)

کی نیت سے پڑھانے کی گنجائش ہے۔(۱)

(۱) علامہ زکریا انصاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مَنْ صَلَّى مَكْتُوبَةً) مُؤَدَّاةً (وَلَوْ فِي جَمَاعَةٍ، ثُمَّ أَدْرَكَ جَمَاعَةً، أَوْ وَجَدَ مُنْفَرِدًا اُسْتُحِبَّ أَنْ يُعِيدَهَا...و خرج بِالْمَكْتُوبَةِ أَيْ عَلَى الْأَعْيَانِ الْمَنْذُورَةُ إذْ لَا تُسَنُّ فِيهَا الْجَمَاعَةُ كَمَا مَرَّ وَصَلَاةُ الْجِنَازَةِ إذْ لَا يُتَنَفَّلُ بِهَا كَمَا سَيَأْتِي وَالنَّافِلَةُ لَكِنَّ الْقِيَاسَ فِي الْمُهِمَّاتِ أَنَّ مَا تُسَنُّ فِيهِ الْجَمَاعَةُ مِنْهَا كَالْفَرْضِ فِي سَنِّ الْإِعَادَةِ (أسني المطالب:۱/۲۱۲)

علامہ باعشن رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وإنما تسن بشروط: كونها فرضاً أو نفلاً تشرع فيه الجماعة ولو وتراً عند (حج) (بشري الكريم:۳۳۰)

أَنَّ مَا تُسَنُّ فِيهِ الْجَمَاعَةُ مِنْهَا كَالْفَرْضِ فِي سَنِّ الْإِعَادَةِ وَيُسْتَثْنَى مِنْ اسْتِحْبَابِ الْإِعَادَةِ صَلَاةُ الْجُمُعَةِ، لِأَنَّهَا لَا تُقَامُ بَعْدَ أُخْرَى،...وَلَا يُسْتَحَبُّ إلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً (أسنى المطالب:۱/۲۱۳)

وَيُسَنُّ إعَادَةُ الْمَكْتُوبَةِ...إلَخ) حَاصِلُهُ أَنَّهُ يُشْتَرَطُ لِصِحَّةِ الْإِعَادَةِ الْوَقْتُ وَلَوْ رَكْعَةً،.....وَأَنْ تُعَادَ مَرَّةً فَقَطْ (حاشية البجيرمي على الخطيب:۲/۱۳۶)

وَإِعَادَتُهَا مَرَّةً فَقَط ، وَكَوْنُهَا مَكْتُوبَةً أَوْ نَافِلَةً تُسَنُّ جَمَاعَةً مَا عَدَا الْوِتْرَ فِي رَمَضَانَ، (حاشية الجمل:۱/۵۱۳)

وكذلك الحال يستحب لمن صلى فى جماعة ثم ادرك جماعة يصلون ان يعيد صلاته للحديث السابق ...لماروى ابو سعيد الخدرى رض ان رجلا جاء المسجد وقد صلى النبى ص العصر فقال عليه الصلاه والسلام ـ من يتصدق على هذا فيصلى بهم فقام رجل فصلى معه (رواه ابو داود) وتعاد الصلاة المكتوبة كما تعاد الصلاة النافلة اذا كانت تسن فيها الجماعة.....والاعادة فى الحالات الجائزة لاتستحب الا مرة واحدة لئلا يلزم استغراق الوقت فى ذلك (المعتمد:٤٤٦)

## لاک ڈاون میں نماز تراویح گھر میں ادا کرنا

سوال:

کیالاک ڈاون کی وجہ سے تراویح کی نماز گھر پہ ادا کرنا جائز ہوگا؟ نیز تراویح کی جماعت کے لئے کتنے لوگوں کا ہونا ضروری ہے؟

الجواب وباللہ التوفیق:

تراویح کی نماز سنت مؤکدہ ہے اس نماز کو قانونی امور اور احتیاطی تدابیر کی رعایت کے ساتھ مسجد میں ادا کرنے کی کوشش کی جائے اگر مسجد میں جماعت سے تراویح پڑھنا ممکن نہ ہوتو گھروں پر ہی تروایح کی نماز ادا کی جائے گی تراویح کی جماعت عام نمازوں کی طرح دو اشخاص سے بھی منعقد ہوسکتی ہے لہذا اپنے گھر والوں کے ساتھ تراویح کی نماز ادا کرنے کا اہتمام کریں۔(۱)

---

(۱) امام شیرازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: والأفضل أن يصلي النفل في البيت لقوله صلى الله عليه وسلم: "صلاة في مسجدي هذا أفضل من ألف صلاة فيما سواه من المساجد إلا المسجد الحرام" (المهذب: ۱/۱۲۹)

صلاة التراويح أو قيام شهر رمضان: عشرون ركعة، وهي سنة مؤكدة، وأول من سنها رسول الله صلّى الله عليه وسلم، قال أبو هريرة: » كان رسول الله صلّى الله عليه وسلم يرغِّب في قيام رمضان من غير أن يأمرهم فيه بعزيمة. (الفقه الإسلامي وأدلته: ۲/۱۰۸۸)

علامہ عمرانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قال الشافعي في الأم: وإذا كانوا ثلاثة فصلى بهم أحدهم كان ذلك جماعة وإن كانوا اثنين فأم كل واحد بصاحبه رجوت أن تجزئهما الجماعة. (البيان: ۲/۳٦٤)

## لاک ڈاؤن میں حفاظ نہ ملنے پر غیر حفاظ کا تراویح پڑھانا

سوال:

اگر حفاظ نہ ملیں تو غیر حافظ کے لئے تراویح کی نماز میں امام بنانا کیسا ہے اور اسکی شکل کیا ہوگی؟

الجواب وباللہ التوفیق:

تراویح پڑھنا ایک سنت ہے اور تراویح میں مکمل قرآن پڑھنا یا سننا یہ ایک دوسری مستقل سنت ہے، اس لئے کوشش تو یہ ہونی چاہئے کہ دونوں ہی سنتوں پہ عمل ہو، لیکن کوئی حافظ اگر نہ ملے تو قران کریم کا جتنا حصہ یاد ہو وہ پڑھ کر تراویح پڑھ لیں۔ اگر کم یاد ہو تو دوبارہ سہ بارہ پڑھے تاکہ تراویح میں زیادہ سے زیادہ قرآن پڑھا جاسکے۔ بعض آثار میں ہر رکعت میں پانچ پانچ آیات کا پڑھنا منقول ہے۔ البتہ ہر رکعت میں کسی سورت کی بعض آیات کے پڑھنے کے مقابلہ میں پوری سورۃ پڑھنا افضل ہے۔(۱)

---

(۱) علامہ قلیوبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قال الاسنوی: التراویح سنة بالاجماع وافتی ابن الصلاح وابن عبدالسلام بان ختم القرآن فی مجموعها افضل من قرآة سورة الاخلاص ثلاثا فی کل رکعة (حاشیتا القلیوبي وعمیرة: ۱/۲٤۸)

علامہ ماوردی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وقال علي رضي الله عنه لما رأى القناديل: رحم الله عمر ونور قبره كما نور مساجدنا بالقرآن واجتمعت الصحابة (بقیہ صفحہ ۵۳ پر)

.....

(صفحہ ۵۲ کا بقیہ)على ذلک وانقرض عصرهم عليه، فهو إجماع. فإن قيل: فعلي بن أبي طالب رضي الله عنه لم يصل معهم. قلنا: روى أبو عبد الرحمن السلمي عن علي رضي الله عنه أنه صلى بهم في شهر رمضان، فكان يلم في ركعتين ويقرأ في كل ركعة بخمس آيات. (بحر المذهب:۲/۲۳۰)

علامہ عمرانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وقد روي عن علي: (أنه صلى بهم في شهر رمضان، وكان يسلم بهم من كل ركعتين، يقرأ في كل ركعة بخمس آيات) (البيان:۲/۲۷۷)

علامہ ابن حجر ہیتمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ويحصل أصل سنتها بآية بل ببعضها إن أفاد على الأوجه والأفضل ثلاث وسورة كاملة أفضل من بعض طويلة (تحفة المحتاج:۱/۱۹٤)

علامہ خطیب شربینیؒ فرماتے ہیں: ويحصل أصل السنة بقراءة شيء من القرآن ولو آية، والأولى ثلاث آيات لتكون قدر أقصر سورة، والسورة الكاملة أفضل من قدرها من طويلة؛ لأن الابتداء بها والوقف على آخرها صحيحان بالقطع بخلافهما في بعض السورة فإنهما يخفيان، ومحله في غير التراويح. (مغني المحتاج:۱/۳٦۱)

علامہ زین الدین ملیباریؒ فرماتے ہیں: نص عليه الشافعي، ويحصل أصل السنة بتكرير سورة واحدة في الركعتين وبإعادة الفاتحة إن لم يحفظ غيرها وبقراءة البسملة لا بقصد أنها التي هي أول الفاتحة وسورة كاملة حيث لم يرد البعض كما في التراويح أفضل من بعض طويلة وإن طال ويكره تركها رعاية لمن أوجبها. (فتح المعين بشرح قرة العين بمهمات الدين:۱۰۵)

علامہ عمرانیؒ فرماتے ہیں: وقد روي عن علي: (أنه صلى بهم في شهر رمضان، وكان يسلم بهم من كل ركعتين، يقرأ في كل ركعة بخمس آيات). (البيان:۲/۲۷۷)

## قرآن حفظ نہ ہونے کی وجہ سے تراویح میں مصحف میں دیکھ کر تلاوت کرنا

سوال:

اگر تراویح پڑھانے کے لئے حافظ قرآن نہ ہوتو مصحف میں دیکھ کر تلاوت کرنا کیسا ہے؟

الجواب وباللہ التوفیق:

حافظ قرآن کی غیر موجودگی میں کوئی شخص تراویح پڑھاتا ہوتو اسے قرآن کریم میں دیکھ کر تلاوت کرنے کی گنجائش ہے۔

جہاں تک ورق گردانی کا مسئلہ ہے تو ظاہر ہے وہ مسلسل ورق گردانی نہیں ہوتی اس لئے اس پر عمل کثیر کا اطلاق نہیں ہوگا۔(۱)

---

(۱) علامہ شروانیؒ فرماتے ہیں: لو قراء من المصحف وقلب الاوراق احیانا لاتبطل صلاته (حواشي الشرواني مع تحفة المحتاج: ۲/۲٤)

امام ماوردیؒ فرماتے ہیں: فَلَوْ قَرَأَ فِي صَلَاتِهِ مِنْ مُصْحَفٍ جَازَ، وَلَمْ تَبْطُلْ صَلَاتُهُ..... لِأَنَّهُ لَوْ قَرَأَ فِي مُصْحَفٍ بَيْنَ يَدَيْهِ لَمْ تَبْطُلْ صَلَاتُهُ، وَلَيْسَ التَّصَفُّحُ عَمَلًا كَثِيرًا لِمَا بَيْنَ تَصَفُّحِ الْأَوْرَاقِ مِنْ بُعْدِ المدى فدل على صحة صلاته. (الحاوي الكبير: ۲/۱۸٤)

## لاک ڈاؤن میں اپنی بیوی کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرنا

سوال:

اگر کوئی شخص صرف اپنی بیوی کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرنا چاہتا ہے تو اس کی کیا صورت ہوگی؟

الجواب وباللہ التوفیق:

اگر ایک شخص صرف اپنی بیوی کے ساتھ باجماعت نماز پڑھ رہا ہو تو مرد کی اقتداء کی طرح بیوی کو امام کے دائیں جانب نہ کھڑا کیا جائے بلکہ بیوی کو بالکل پیچھے الگ صف میں کھڑا کیا جائے۔(۱)

---

(۱) امام عمرانیؒ فرماتے ہیں: وإن حضر مع الإمام إمرأة لا رجل معها وقفت خلف الإمام.(البیان:۲/٤١٤)

اِمام نوویؒ فرماتے ہیں: ولو لم يحضر إلا إناث صفهن خلفه، سواء الواحدة وجماعتهن.(روضة الطالبين:١/٤٦٣)

اِمام ابن حجر ہیتمیؒ فرماتے ہیں: وكذا لو حضر إمرأة أو نسوة فقط فتقف هي أو هن خلفه، وإن كن محارمه للاتباع أيضا. (تحفة المحتاج:١/ ٢٩٤) نیز دیکھئے: نهاية المحتاج:٢/١١٨، مغني المحتاج:١/٤٢٤

## مرد حضرات، بچوں اور گھر کی عورتوں کا باجماعت نماز ادا کرنا

سوال:

اگر بالغ مرد اور نابالغ بچوں کے ساتھ گھر کی عورتیں بھی جماعت میں شامل ہو رہی ہیں تو ان کی صف بندی کس طرح کی جائے؟

الجواب وباللہ التوفیق:

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور میں اور میرا یتیم بچہ آپ کے پیچھے کی صف میں کھڑا ہوکر نماز پڑھ رہے تھے اور ام سلیم ہمارے پیچھے نماز پڑھ رہی تھی، اگر بالغ مرد اور نابالغ بچوں کے ساتھ گھر کی عورتیں بھی جماعت میں شامل ہو رہی ہوں، تو امام کے بعد متصلا پہلی صف میں بالغ مرد کھڑا ہو، اور پہلی صف میں مرد کے کھڑے ہونے کے بعد جگہ خالی ہو تو بچے کھڑے رہیں، ورنہ پچھلی صف میں نابالغ بچے اور اس کے بعد والی صف میں عورتیں کھڑی ہو جائیں۔(۱)

---

(۱) عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ قال یقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لیلیني منکم أولو الأحلامِ والنُّهی، ثمَّ الَّذینَ یلونَهُم، ثمَّ الَّذینَ یَلونَهُم. (الصحیح لمسلم: ۹۷۳)

عن أنس بن مالک رضي الله عنه: أتانا رسولُ اللهِ في بیتِنا، فصلَّیتُ أنا ویتیمٌ لَنا خلفَهُ، وصلَّت أمُّ سُلَیمٍ خلفَنا. (سنن النسائي: ۸٦۸) (بقیہ صفحہ ۵۷ پر)

## صرف نابالغ کے ساتھ جماعت بنانا

سوال:

اگر ایک بالغ مرد یا ایک نابالغ بچہ ہو تو اسے امام کے کس جانب کھڑا کیا جائے گا؟

الجواب وباللہ التوفیق:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک بار اپنی خالہ ام المؤمنین حضرت میمونہؓ کے گھر پر رات گزاری، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

(صفحہ ۵۶ کا بقیہ) قال الامام النوويؒ: وإن حضر رجال وصبيان وقف الرجال خلف الإمام في صف أو صفوف، والصبيان خلفهم ولو حضر معهم نساء، أخر صف النساء عن الصبيان. (روضة الطالبين: ١/٤٦٣)

قال الامام الجرداني: وإن حضر رجال، وصبيان، ونساء، اصطف الرجال خلفه، ثم الصبيان، ثم النساء، ومخالفة هذا الترتيب مفوت لفضيلة الجماعة۔ (فتح العلام: ٢/٤٢٨)

إمام نوويؒ: وإن حضر معه إمرأة ورجلان، أو رجل وصبي قام الرجلان، أو الرجل والصبي خلف الإمام صفا وقامت هي خلفهما. (روضة الطالبين: ١/٤٦٣)

قال الامام العمرانيؒ: وإن حضر مع الرجل والصبي إمرأة وقفت خلفهما لحديث أنس. (البيان: ٢/٤١٤)، نیز دیکھئے: مغني المحتاج: ١/٤٢٤، تحفة المحتاج: ١/٢٩٥

رات کو اٹھے آپ نے مشکیزہ کھولا اور اس سے وضو کیا پھر اس کا منہ بند کر دیا، پھر آپ نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے، تب میں بھی اٹھا اور اسی طرح وضو کیا جیسے کہ آپ نے کیا تھا اور آ کر آپ کے ساتھ بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ نے مجھے میرے دائیں ہاتھ سے پکڑ کر اپنے پیچھے سے گھمایا اور اپنی دائیں جانب کھڑا کیا اور میں نے آپ کے ساتھ مل کر نماز تہجد پڑھی۔ فقہاء اکرام نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ گھر میں باجماعت نماز پڑھنے کی صورت میں اگر ایک بالغ مرد یا ایک نابالغ بچہ ہو تو اسے امام کے دائیں جانب کھڑا کیا جائے۔(۱)

---

(۱) عن عبدالله بن عباس: بت في بيت خالتي ميمونة، فقام رسول الله ﷺ من الليل، فأطلق القربة، فتوضأ، ثم أوكأ القربة، ثم قام إلى الصلاة. فقمت فتوضأت كما توضأ، ثم جئت فقمت عن يساره، فأخذني بيمينه فأدارني من ورائه، فأقامني عن يمينه، فصليت معه. (سنن أبي داود: ٦١٠)

امام نوویؒ فرماتے ہیں: إذا لم يحضر مع الإمام إلا ذكر، فليقف عن يمينه بالغا كان أو صبيا. (روضة الطالبين: ١/٤٦٣)

شیخ ابن حجر ہیتمیؒ فرماتے ہیں: ويقف الذكر ولو صبيا لم يحضره غيره عن يمينه والاسن للإمام تحويله للإتباع. (تحفة المحتاج: ١/٢٩٤)، نیز دیکھئے: أسنى المطالب: ١/٤٥١، البيان: ٢/٤١٢

## لاک ڈاؤن میں عورتوں کا آپس میں باجماعت نماز پڑھنا اور عورت کا امام بننا

سوال:

عورتیں اگر آپس میں جماعت کے ساتھ گھروں میں تراویح پڑھنا چاہیں تو شرعا اس کا کیا حکم ہے؟ نیز کیا کوئی لڑکی صرف عورتوں کی جماعت میں امامت کرسکتی ہے واضح رہے کہ آواز گھر سے باہر نہیں جائے گی؟

الجواب وباللہ التوفیق:

عورت فرض وسنت نماز میں امامت اس وقت کرسکتی ہے جبکہ اقتداء کرنے والی عورتیں ہی ہوں، اگر عورت کی اقتداء میں مرد حضرات ہوں تو اقتداء ہی درست نہیں ہوگی، لہذا کوئی عورت یا لڑکی عورتوں کے لئے تراویح میں امامت کرسکتی ہے، البتہ امام عورت کو پہلی صف کے درمیان کھڑا رہنا مستحب ہے لہذا عورت امام معمولی مقدار میں اس طور پر آگے رہے کہ مقتدیوں سے ممتاز بھی ہوسکے اور صف سے مکمل طور پر خارج بھی نہ ہو۔(۱)

---

(۱) أنَّ عائشةَ رضِي اللهُ عنها أمَّتْ نِسوةً في الصَّلاةِ المكتوبةِ، فأمَّتْهُنَّ بينَهنَّ وسطًا (سنن البيهقي: ٥٣٥٥)

علامہ خطیب شربینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وَلَا تَصِحُّ قُدْوَةُ) ذَكَرٍ (رَجُلٍ) أَوْ صَبِيٍّ مُمَيِّزٍ (وَلَا خُنْثَى بِأُنْثَى) امْرَأَةٍ) أَوْ صَبِيَّةٍ مُمَيِّزَةٍ (وَلَا خُنْثَى) مُشْكِلٍ، لِأَنَّ الْأُنْثَى نَاقِصَةٌ عَنْ الرَّجُلِ، وَالْخُنْثَى الْمَأْمُومُ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ رَجُلًا ذَكَرًا وَالْإِمَامُ أُنْثَى. (بقیہ صفحہ ۶۰ پر)

## لاک ڈاؤن میں اپنے گھر تنہا نماز تراویح ادا کرنا

سوال:

اگر کوئی عورت یا مرد تنہا تراویح کی نماز اپنے گھر میں ادا کرنا چاہے تو اس کی اجازت ہے یا جماعت کے ساتھ ہی پڑھنا ضروری ہے؟

الجواب وباللہ التوفیق:

تراویح کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنا سنت ہے لیکن اگر کوئی تنہا مرد یا تنہا عورت تراویح ادا کرنا چاہے تو اس کی اجازت ہے۔(۱)

---

(صفحہ ۵۹ کا بقیہ) وَقَدْ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمْ امْرَأَةً(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)(مغني المحتاج:۱/۴۸۲)

علامہ خطیب شربینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:قَالَهُ الدَّارِمِيُّ (وَتَقِفُ إمَامَتُهُنَّ) نَدْبًا (وَسْطَهُنَّ) بِسُكُونِ السِّينِ لِثُبُوتِ ذَلِكَ عَنْ فِعْلِ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ - رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا - .رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.(مغني المحتاج:۱/۴۹۳)

(۱) امام نوویؒ فرماتے ہیں:فصلاة التراويح سنة بإجماع العلماء ومذهبنا أنها عشرون ركعة بعشر تسليمات وتجوز منفردا وجماعة(المجموع:۴/۳۷)

امام شیرازیؒ فرماتے ہیں:ومن السنن الرواتب صلاة التراويح في شهر رمضان عشرون ركعة بعشر تسليمات، والأفضل أن يصليها جماعة أو منفردا(التهذيب:۲/۲۳۳) نیز دیکھئے:روضة الطالبين:۱/۳۳۵، النجم الوهاج:۲/۳۰۹

# فہرست مراجع


| نمبر | اسماء کتب | نمبر | اسماء کتب |
|---|---|---|---|
| ۱ | القرآن الكريم | ۲ | تفسير بغوي |
| ۳ | تفسير قرطبي | ۴ | احكام القران |
| ۵ | صحيح مسلم | ۶ | جامع الترمذي |
| ۷ | سنن ابي داود | ۸ | سنن نسائي |
| ۹ | سنن بيهقى | ۱۰ | الصحيح لابن حبان |
| ۱۱ | شرح مسلم | ۱۲ | عارضة الاحوزي |
| ۱۳ | الاشباه والنظائر | ۱۴ | الأم |
| ۱۵ | الحاوي الكبير | ۱۶ | المهذب |
| ۱۷ | المجموع | ۱۸ | روضة الطالبين |
| ۱۹ | بحر المذهب | ۲۰ | البيان |
| ۲۱ | فتح الوهاب | ۲۲ | الإقناع |
| ۲۳ | فتح العلام | ۲۴ | أسنى المطالب |
| ۲۵ | حاشية البجيرمي على الخطيب | ۲۶ | نهاية المحتاج |
| ۲۷ | حاشية القليوبي | ۲۸ | حواشي شرواني |
| ۲۹ | تحفة المحتاج | ۳۰ | النجم الوهاج |

| نمبر | اسماء کتب | نمبر | اسماء کتب |
|---|---|---|---|
| ۳۱ | حاشية الجمل | ۳۲ | مغني المحتاج |
| ۳۳ | حلية العلماء | ۳۴ | نهاية الزين |
| ۳۵ | إعانة الطالبين | ۳۶ | فتح المعين |
| ۳۷ | بشرى الكريم | ۳۸ | المعتمد |
| ۳۹ | عمدة المفتي والمستفتي | ۴۰ | الموسوعة الفقهية |
| ۴۱ | الفقه الاسلامي وأدلته | ۴۲ | فتاوى إبن صلاح |
| ۴۳ | فتاوى اللجنة الدائمة | ۴۴ | اسلامک ویب |
| ۴۵ | دار الإفتاء المصرية | | |

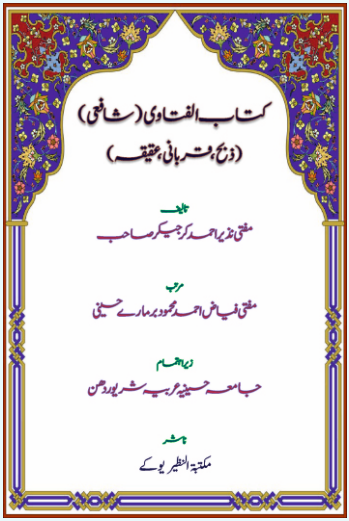


# کلمات تبریک وتہنیت

منجانب: مولانا نثار احمد دروگے صاحب، مقیم کویت

دین کی نشر واشاعت کی مختلف شکلیں صورتیں ہیں، ایک صورت ائمہ کرام مثلاً امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے اجل تلامذہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ نیز امام شافعی رحمہ اللہ کے اصحاب امام مزینی، بویطی، ربیع بن سلیمان مرادی رحمہم اللہ کے ذریعہ علوم فقہ حنفی وشافعی کی جس طرح نشر واشاعت ہوئی اسی طرح دور حاضر میں کتاب وسنت، اجماع امت اور اجتہادات کی روشنی میں ماہر علماء کرام کے فتاوی اور ان سے دریافت کردہ مسائل فقہ بالخصوص فقہ شافعی کے مطابق دئے گئے جوابات کو تشنگان علوم اور عامہء خلق کے استفادہ کے لئے نشر اور پیش کرنا بھی ایک جلیل القدر عظیم المرتبہ خدمت اور اشاعت دین کا زبردست کام ہونے کے ساتھ مفتیان کرام اور بلند اقبال ناشر کے حق میں جو خود بھی مفتی اور امام ہیں صدقہ جاریہ ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مفتی نذیر حفظہ اللہ اور مفتی داود سلمہ مفتی فیاض رعاہ اللہ کے فیوض وبرکات کو تام اور عام فرمائے، اہل کوکن اور ارباب فقہ شافعی کی خدمت میں ان حضرات نے جو قیمتی سوغات پیش کی ہے اس پر اللہ تعالیٰ ان کو جزاء خیر عطا فرمائے اور مزید کی ہمت وتوفیق دے۔ آمین

ADDRESS
MOULANA DAWOOD HUSAIN HARNEKAR
MAKTABA-TUN-NAZEER U.K.
00447969264276